ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنو صلو عليه وسلمو تسليما

الحمد لله الذي اذاقنا طعم الايمان فاز به المومنون ٭ وسقانا شرابا من عين يشرب بها المقربون ٭ والصلوات على من الله علينا به طعمة الجنان ٭ وفرنا به بنعيم الجنة في قرب الرحمن ٭ واله الذين انعم الله علينا بهم بالرحمة والغفران ٭ اصحابه الذين افاضو علينا موايد الاحسان ٭ —— اما بعد

فقد صنف العالم النبيل والفاضل الجليل ... محمد مسيح الدين خان ... المسيح بهادر محبوب نواز الدوله ...

بمسح الاستقام في فضائل اعراس سيد الانام واولياء الكرام

لقد تمت بطبع هذا الكتاب بامر المصنف

في مطبع البرهانية سنه ١٣٠٩ هجري

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید
الانبیاء والمرسلین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم
وبارک وسلم اما بعد العبد الراجی من فضل الملک المنان خادم الشرع
الشریف المدعو بہ محمد مسیح الدینخان مفتی اول ابن حضرت محمد وجیہ الدین
خان علیہ الرحمۃ والغفران ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ سب
علماء حقانیہ اور صلحا اور اکابر اولیاء خلفاً عن سلفٍ عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا مع اعراس بزرگان دین اولیاء اللہ کا کرتے چلے آئے
اور اکابر صلحا اور علما اور مشائخین جو مرجع وقت اور اہل مقدرت
تھے طعام اعراس کو تبرک جانتے چنانچہ زمانہ عنقریب مین مولانا عبد العلی
صاحب بحر العلوم ملک العلما اور شاہ عبد العزیز صاحب اور قاضی رتضا علیخان
کہ مرجع خلائق تھے اور ہر شخص انکے قول و فعل سے استدلال کرتا ہے
دعوت اعراس مین جاتے اور ہمارے شہر مین مولوی شجاع الدین صاحب
علیہ الرحمۃ اور مولوی حیدر صاحب مغفور مبرور سے اجتک تقاریب
دعوت اعراس انکے خاندانون مین جاری ہے اور کبار مشائخین اس بلدہ کے

جو علم ظاہر سے قطع نظر علوم باطن مین بہرہ تام رکہتے تہے مثل خاندان حضرت محی
سید شاہ موسی قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر
قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب بتقریب
اعراس کرتے ہین اور بڑے بڑے صلحا اور علما اور امرا اپنی سعادت
سمجہکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور اراکین
سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور
اونکی دعوت مین کبار علما اور صلحا اور مشایخین اہل مقدرت اور غیر
اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین اعلی
سے ادنی تک اور ادنی سے اعلی تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک
کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحا علما سے بلا تامل آتے ہین خصوصاً یہ
باعث کثرت خیرات اور نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور باعث برکت
نیازات اور دعا مسلمین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے
آنجتک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکہتے چلے آئے
اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے
اور تائید اور استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور مالاینحل حل ہوئے
حضور ناصر الدولہ غفران منزل اکثر میر نواب صاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک
و مجذوب تہے عقیدت رکہتے اور کوئی مشکل صعب درپیش ہوتی اونسے
استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے
حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران
منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے عمائد کے
ہمراہ ایک کشتی دیگر حضرت میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک
بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سر کی بندہی ہوئی
اور شمشیر دہوپ رکہی ہوئی تہی اور جو شخص کہ اونکو کشتی کے ہمراہ کرکے
تہے خلوت مین بلا کر کسیکو اس سے اطلاع نہووے اور خفیہ اونکو
فرمائے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نوابصاحب قبلہ کے روبرو رکہہ کر دست
بستہ میری طرف سے عرض کرو کہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت
فرمائی ہوئی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے
وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ
حضرت میر نوابصاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی
کچھ پیام بندگان عالی کا ہنوز میر نوابصاحب کو پہنچائے نہین تہے کہ حضرت
دور سے جب وہ کشتی کو دیکہے خود بخود فرمائے کہ وہ کشتی کو سامنے
لاؤ اسواسطے کہ اوسمین ناصر الدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہکر
ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی
کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر دہوپ پر اور دستار
پر اپنا ہات پہیر کر فرمائے کہ جاکہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر
وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہہ ارشاد حضرت
کا بندگان عالی نے سنے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے
سر پر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین لئے پس جو امر صعب کہ
درپیش تہا مثل کافور کان لم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی
غفرانمنزل کو کوئی ایک اور امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دئے اور درگاہ مین حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر کے ہے تشریف لاکر حضرتکی زیارت مکئے اور حضرت سے استمداد اپنے امور مین کئے اوسیوقت ایک پہول حضرتکی مزار شریف سے ر دیرو حضور غفرانمنزل کے آکر گرا حضور کے قلب پر حضرت کے جانب سے کیا تسکین اور کیا اشارہ پایا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹہاکر اپنی دستار پر رکہے اور فرما کہ حضرتکی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویسا ہی پہول رکہا ہوا دستار مین مراجعت فرمائے اور دیوڑہی مین داخل ہوے اور حصول مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پیادہ کا اور حضرت شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمہ والرضوان اور راجالہ شاہ صاحب اور حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفرانمنزل کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ مین منتشغ خاندان آصفیہ تہے سرامر مین جو بات مشکل اور صعب درپیش ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائید اولیاء اللہ کے وہ امور صعب آسانیسے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی او تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے وہ بلند کار ہوتا ہے جو ہماری سوبرس کی عبادت خالص سے ہنو سکے جیسا کہ مولانا روم مثنوی شریف مین فرماتے ہین ؎ یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد ساله طاعت بیریا اگر کسے خواہد نشیند با خدا گو نشیند در حضور اولیا پس بنظر خیرخواہی مسلمین کے یہ رسالہ فضایل عرس مین لکہا گیا اور نام اس رسالہ کا مسیح الاستفام فی فضایل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکہا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا فصل اول بیان مین
فضائل مولود شریف اور اعراس آنحضرت اور اولیاء اللہ مین فصل دوم بیان
وجہ تعین اعراس مین فصل سوم بیان مین فوائد مولود اور اعراس کے خاتمہ
درباب اصل مذہب و ثابت اور ذکر علامات وہابیونکے بطور اختصار فصل اول
ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
واولیاء اللہ صلوٰۃ دائمۃ متکررۃ ما تکررت الدہور والایام بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما حق تعالیٰ اس آیہ کریمہ مین اظہار شان
اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الٰہی
ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ
ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین
اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ اے ہمارے حبیب کی امت تم بھی
ہمارے حبیب پر درود بھیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس آیت کریمہ
سے مفاد اور مقصود بھی درود بھیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بھیجنے کا واسطے
طلب رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے تاکہ حضرت کی رضا
مندی کے حاصل ہونے مین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ
تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرتکو ہمارے درود بھیجنیکی
احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرتے ہین
حضرت کے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود
ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے مراد نزول
رحمت الٰہی اور ترقیات مراتب حق تعالیٰ کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا جاتا ہے عقد الثمین نے فضایل ملبوۃ الامین مین لکھا ہے قال المرجانی سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت ابا عبداللہ الدلاصی یقول سمعنا الشیخ عبداللہ الدیسی یقول کشف لی عن اہل المعلی فقلت لہم اتجدون نفعا بما یہدی الیکم من قراۃ ونحوہا قالوا لیس نحن محتاجین الی ذالک فقلت لہم ما منکم احد واقف الحال قالوا ما تقف حال احد فی ہذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ مین نے ابو عبداللہ دلاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجہے اہل معلی کا حال کشف ہوا پس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس ہدیہ از قسم قراۃ قران وغیرہ بہیجے جاتا ہے کچھ اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون نے کہے کہ ہم اسکے کچھ محتاج نہین ہین پہر مین اونسے کہا کہ کوی تمسے ایسا بہی ہے کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہو یعنے اوسکو ترقی نہو جبکہ امت مرحومہ مین جو اولیا اللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے کچھ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیاء ہین حضرت کو کیا حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور رحمت الہی حضرت کو کافی اور وافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہئے کہ خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز وغیرہ کرین بکمال آداب اور خشوع اور خضوع سے کرین اور یہہ تصور اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرتکی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے حال پر سرفراز
ہووے باعث سعادت اور فلاح ونجاح دارین ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت است ؛ اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ
خوشنودی حضرتکی کچھہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتھہ رہ ورسم رکھنا بھی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے اسواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیه اجرًا الا المودة فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا بس
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور بغرض دوسرے ازواج
مطہرات کا درباب عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفا راشدین اہل بیت اور ازواج مطہرات کے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تھے قدر بیش قرار
وجہ کفاف کیون مقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت و ازواج مطہرات
اور مہاجرین و انصار کے واسطے خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تھی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابته رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعا اللہم رب ہذہ الدعوة الخ کہ اسمین واسطے
عطاء مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑھے ہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے کہ حضرت نے فرمائے کہ جو کوئی میری قبر شریفہ کی زیارت
کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے پس یہہ امور محض
واسطے استرضاء نبوی کے ترتیب ہوئے دیکھا جاوے کہ دنیا مین
عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطانکے حق مین دعا کرتا
رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا
جاوے ہر چند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر سے مستغنی اور بے پروا
ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ یہ تفضلات تمامنہ سلطان اونکے
طرف نظر شفقت اور رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ
نے فرمائی ہین سہ دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ؛ سوم ہر آئینہ در وے
کند بہ لطف نگاہ ؛ اسی باعث سے درود و سلام عرض کرنا عین عبادت
الہی نماز مین ہمپر حکم ہوتا تاکہ نماز ہماری کہ سراسر پر از نقصانات ہے حضرتکی
شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الہی ہووے اور زیارت
کو حضرتکے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت
حضرتکی ہمپر سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضرتکی رضاجوئی کرین
اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین قول حضرت عایشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالی عنہا ہے ما اری ربک الا یسارع فی ھواک
یعنے حضرت صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیئے
کہ مین نہین دیکھتی ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی
کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کلّ شیئ یطلب رضائی وانا اطلب
رضاک یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ

موافق شروط علماء ظاہر کے اسناد اس حدیث کے نہین ہے مگر مضمون اس حدیث کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوات انا حبیب اللہ حضرت نے فرماے ہین اور معنی حبیب اللہ کی علماء نے یہی فرماے ہین کہ حق تعالے طالب رضاے آنحضرت ہے اسکا حاصل رضاجوئی آنحضرت کی ہم پر کئی وجوہ سے ضرور ہوئی اول یہہ کہ ہم جنکے بندہ ہین وہ خود رضاجوے حضرت ہے دوم یہہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضاجوئی حضرت کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا تیسرا یہہ کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ خدا ہمسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے ممکن نہین چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ دیکھنا چاہئے ہرچند کوئی آدمی لا الٰہ الا اللہ لاکہ بار کہے محمد الرسول اللہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتھا امر یہہ ہے کہ ہر شخص اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہین پس ان وجوہات سے ہمپر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ رضاجوئی اور استرضا مین حضرت کے ہمہ تن مصروف رہین اور اس محبوب الٰہی کی محبت مین اپنے جان و مال کو نثار کرین سوط الرحمن مین تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے ہین محبوب نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی الٰہی بدن او را آستانہ خود ساختہ وطور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در جلوہ گرشدہ صید دلہا بہ جاذبہ محبت می کشد و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار از بے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور دست بجاذبہ کمند او دیدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند و قربانہا

لمعہ از جمال او بیند اینمرتبہ از ان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر
بطفیل این محبوب مقبول ہر کسے از اولیاء امت را شمہ از ان محبوبیت نصیب
شده و مسجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان
المشایخ نظام الدین اولیاء قدس سرہما انتہا پانچوان وجہ یہہ ہے کہ حضرتکی
شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طور سے مبذول ہے کہ ابتداء
تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی
امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہے اور عالم برزخ
مین بھی جیسے آپ تشریف فرما ہین اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے
ہین اور قیامت مین بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی امتکی اختیار
فرما دینگے دیکہا چاہئے کہ دنیا مین حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان
اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرمائی ہے مین اور کس طور کی
فکر ہدایت اور رعایت امت آپکے قلب مبارک مین تھے یہانتک
کہ ارشاد الٰہی ہوا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ
یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کر لوگے بسبب
اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث مین وارد ہے لکن تقصدا لو امتی
یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام
اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکہئے کسقدر شفقت اور مرحمت آپکی
امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑکر
مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو
مفلس چھوڑے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے
پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقراء امت پر باجمعہم

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے حکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور
صلۂ رحمی اور ضیافت مسلمین اور اطعام طعام کا فرمائے تاکہ زکوٰۃ سے
فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب
فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب مین جو احادیث وارد
ہین عرض کئے جاتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام
وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام ہ وقال ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ انی اذا رأیتک
طابت نفسی فانبئنی عن کل شیء قال کل شیء خلق من الماء
فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیء اذا عملته دخلت
الجنة قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام
تدخل الجنة بسلام ہ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام وصلوٰة
باللیل والناس نیام ہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ عز وجل یباہی ملائکته بالذین یطعمون الطعام
من عبیده ہ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع
نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی
من ان اشتری رقبة واعتقها ہ وکان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما
انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع

ما طیبت بذلک الملح ومن سقی مسلما بشربۃ من الماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما بشربۃ من ماء حیث لایوجد الماء فکانما احیی نفسا کذا فی کشف الغمۃ للقطب الشعرانی رحمہ اللہ علیہ ترجمہ حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالی کی اور کہلاؤ تم کھانے کو اور شایع کرو تم سلام کو اور نماز پڑھو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہوویں ترجمہ حدیث ثانی کہے ابوہریرہ نے عرض کیا مین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو وقت آپکو دیکھتا ہون خوش ہوتا ہون پس مجھے خبر دیجئے ہر شئے سے حضرت نے فرماے کہ ہر شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پہر عرض کیا مین یارسول اللہ مجھے خبر دیجئے اوس کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کھانا کہلا اور سلام شایع کر اور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے ترجمہ تیسری حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کہانا کہلاوے ترجمہ چوتہی حدیث کا مٹانے والی گناہونکی کھلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور نماز راتکے وقتین جو سب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ حق تعالی اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون سے جو اوسکے بندون کو کھانا کہلاتے ہین ترجمہ چھٹی حدیث کا اور تہے علی رضی اللہ تعالی عنہ کہ فرماتے تہے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون خوش ہے میرے نزدیک اس باتسے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے جو شخص کہ آگ کیسکو دیوے پس جسقدر اوس آگ سے کھانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے اور جو شخص کیسکو پانی پلاوے اوس جا سے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلا دے اوس
جا سے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم
مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعها
فی ید زانیۃ فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ
قال اللهم لك الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فوضعها فی
ید غنی فاصبحو یتحدثون تصدق علی غنی قال اللهم لك الحمد
غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعها فی ید سارق
فاصبحو یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللهم لك الحمد
علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتك
فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلها تستعف بها عن زناها ولعل
الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف
بها عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات
خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیراتکو اور رکھا اوسکو ایک زن
فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کئے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ
پر خیرات کی گئی اوس شخص نے کہا کہ اے پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات
میری زن فاحشہ پر ہوئی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات
کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگونمین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی
اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا حمد ہے کہ خیرات میری
غنی کو ہوئی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح کو لوگون نین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوی پھر اوس شخص
نے کہا کہ اے پروردگار رتیرا حمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور
غنی اور سارق پر ہوی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا
اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل
سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی
خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے
امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی
الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا او غنیا ففی کل کبد حری
اجر هذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوۃ فلا یجزئ دفعها
الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے
والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر تر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب
ضیافت مشکوۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی
البیت الذی یوکل فیہ طعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ
یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے
چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین
چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکان مین کہ کھانا کھایا
جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل
الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ
وان المومن یسھو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم

الا تقیاء وادلوا معروفکم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایمان
دار کا مانند حال گھوڑے کے ہے اپنے رسیون اور طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے
پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسیونمین اور تحقیق کہ مومن سہو اور خطا کرتا ہے
پھر ایمان کے طرف پلٹتا ہے پس کھلاؤ تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیو تم عطا
مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حکم ہوا اور
مومنین یا متقین مین تخصیص فقرا نہین ہوی تیسری حدیث مشکات مین
یہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام
فما بعد ذالک فھو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان
اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطر داری کرے
تحایف اور خوش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین
دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہئے کہ حضرت نے خاطر داری
اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور
فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس
حدیث کا اغنیاء ہین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاء کے ہوتی ہے
عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلماء اندولسی سے یہ حدیث نقل کرتے
ہین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احیی بسبعین
مسبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال ذالک لا مزخرج

سبعون نبیا من بنی اسرائیل فی المفازۃ ومعھم قربۃ فیھا ماء فناموا
جمیعا فجاءت فارۃ فقرضت القربۃ فسال ماؤھا فاستیقظوا فماتوا
عطشا ترجمہ انس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہا انہون نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلاوے پس
گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا گیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم فرمایا حضرت نے اور یہہ بات اسواسطے سے کہ ستر نبی
بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھہ ایک مشک پانیکی تہی
پس وہ سبکے سب سو رہے پس ایک چوہا آیا اوسنے مشک کو کترا اس پانی
اوسکا بہگیا پھر وہ بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث
سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیاء اور صدقات فقراء اور صلہ رحمی اور
پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب
رسولہ سب باعث خوشنودی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے
اس باعث سے مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کہ مجمع علوم
ظاہر و باطن اور متادب بآداب رسول اکرم اور متخلق بہ اخلاق حق
ذوالمنن ہین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے
کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر
طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء
اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین
کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے
تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھہ میسر نہ آیا سوائے
نخود بریان کے کہ انہون نے بروز عرس شریف حضرت کے

نخود بریان کو تقسیم کیے پھر اوسی شبکو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوے اور وہی نخود بریان حضرت کے
روبرو تھے اور اعتراس مین پھر امر ثرا اور ربط قلبی کا ساتھ حضرت کے
ظاہر ہوتا ہے کہ بذل مال حضرت کی خوشنودیمین ہوتا ہے اور عزیز
کرنیوالے مشتر بہ ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس
اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہانتک کہ
مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیونسے دوست
زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرتکی محبت مین ہوا
پس متحقق ہوا کہ حضرتکی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے
زاید ہے اور جبکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء
اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہوتی ہے اگرچہ وہ اعمال
مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا مہیا کئے واسطے کیا اسباب مہیا کی اوسنے
عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین
اونپر اعتماد اور بہروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے
رسول سے محبت رکہتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من
احب یعنی ہر شخص اونکے ساتھ ہوگا جنکو وہ دوست رکہا پس وہ مرد
یہہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوے اور کہے کہ مین حضرت
صلعم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین پہونچا جانا چاہئے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام
ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اسی ربط قلبی کے ہے اگر کسکو حضرت
کے ساتھ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فائز المطلوب ہے ہر چند آثار
اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ ہے ظاہر مین کم نمایان ہون لکھا
جاتا ہے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ کے سوال فرمائے
غرض کہ کیا اعمال تیری پاس مین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوای
محبت نبوی کے نہین بتائے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا
اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی
صلعم اونکو سرفراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی
دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوی ظاہر
نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرتکے جناب
مین کرتے ہین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرتکے نہین جاتے
اور حیلہ یہہ درپیش کرتے ہین کہ یہہ حق فقیرونکا ہے ہم لوگ
اغنیا ہین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ ایسے حبہ بھی
حضرتکی محبت مین صرف نہین کرتے بھلا اغنیا نہین تو فقراء کو بھی طعام
طعام حضرتکے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا
متکلم باین کلام ہے سہ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام
کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بار بار انسے مقولہ
اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت
رکھے ناجائز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقراء کو بھی عموماً
طعام فاتحہ کھانا جائز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہون یا بسبب پیری کے

کسب پر طاقت نرکہین اونکو کھانا طعام نیاز کا جایز ہے اور دلیل اسپر
یہہ حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ حضرتکی خدمت مین عرض
کرگئے کہ میری مان وفات پائی تس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے تس باولی کہودی گئی اور بہ اشتہار
ہوا کہ یہہ سعد بن عبادہ کے مانکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ انصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کھانا غنی اور صاحب قوت کو جایز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقۃ لغنی ولا لذی
مرۃ سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت اور تندرست کو جایز
نہین ہے اس جاے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرتکے زمانیسے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہئے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقرا پر تقسیم فرماتے تھے اور فقرا مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیاء کا بھی وارد ہے جیسا کہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعطی العاشر
وابن السبیل من الصدقۃ وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحصیلدار اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوٰۃ

واسطے غنی کی مگر راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک تصریح انہ یجوز دفع الزکواۃ
الی من یقدر علی الکسب لصحتہ وقوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جائز ہے زکواۃ دینا
اوس شخص کو وہ کہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
پس تعجب ہے قول بعضے علماء وقت سے کہ بعضے فتوے پر دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات والکفارات والتطوعات
لا یحل للاغنیاء وللقوی المکتسب والہاشمی والہبۃ بخلافہ
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد
رحمہم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والے کے اور ہاشمی کے اور ہبہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیاء اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا بنا بر ایک قول امام اور صاحبین کے
البتہ صحیح ہے کہ یہہ طحاوی مین تحریر ہے ہرچند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیجاتی
ہے وذالک امام اینا غیر نبی ہاشم من الاغنیاء والفقراء
فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ صدقۃ غیر مفروضۃ

فلما حرم علی بنی ہاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیہم
اخذ الصدقات غیر المفروضات فہذا ہو النظر فی ہذا
الباب وہو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ
پس دیکھنا چاہئے کہ طحاوی میں صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء
کو عند امام وصاحبین کہاں ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر
میضی ما مضی الخیر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات میں ہے
کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا
طحاوی میں نظر نہیں آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا خائز
کہتے ہیں انکو امام طحاوی نے شد و مد رد کئے ہیں بلکہ اسکو غلط لکھے
ہیں عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فاذہب قوم الی
ان الصدقۃ لا تحل لذی مرۃ سوی وجعلوہ فیہا کالغنی
واحتجوا بہذہ الآثار وخالفہم فی ذالک آخرون فقالوا
کل فقیر من قوی وزمن فالصدقۃ لہ حلال وذہبوا فی
تاویل ہذہ الآثار المتقدمۃ الی ان قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ای انہا لا تحل
لہ کما تحل للفقیر الزمن الذی لا یقدر علی غیرہا فیاخذہا
علی الضرورۃ وعلی الحاجۃ من جمیع الجہات الیہا فلیس
مثلہ ذو المرۃ السوی القادر علی اکتساب غیرہا فی حلہا
لہ لان الزمن الفقیر یحل لہ من قبل الزمانۃ ومن قبل عدم
قدرۃ علی غیرہا وذو المرۃ السوی انما تحل لہ من جہۃ الفقیر
حاجتہ وان کان جمیعا قد یحل لہما اخذہا فان الافضل

لذی المرۃ السوی انتہی کلامہ الاکل من الاکتساب بالعمل اب دیکھا
جاتا ہے کہ اس عبارت سے صاف وصریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جائز رکھتے ہیں تو وہ لوگ حدیث لا تحل الصدقۃ
لذی مرۃ سوی کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ فقیر غنی کو بہمہ وجوہ یعنی
بوجہ غنی ہونیکے اور بوجہ فقیر ہونیکے جائز ہے تو فقیر قوی کو ایک وجہ یعنی
بوجہ فقیری کے جائز ہے ہر چند کہ مطلق جواز میں فقیر غنی اور فقیر قوی مشترک
ہیں مگر فقیر غنی کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جائز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جائز ہے پھر دیکھیے امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہیں وقد یحتمل من ہذا ایضا ان لا یحل او لا یکون
کذا علی انہ غیر متکامل الاسباب التی بہا یحل ذالک
المعنی وان کان ذالک المعنی قد یحل بما دون تکامل
تلک الاسباب من ذالک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ
واللقمتان ولکن المسکین الذی لا یسئال ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسئال خارجا
من اسباب المسکنۃ واحکامہا حتی لا تحل لہ اخذ
الصدقۃ ولکن وحق ان یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطا
من ذالک ولکن ذالک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذالک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقة وان كان قد تحل له ببعض تلك الاسباب
یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ بعضی لوگ اسی مقام مین غلطی کرتے
ہین اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت فقیر کو صدقہ لینا جایز نہین
ہے اور ایسا نہین ہے بلکہ معنی یہہ ہین کہ فقیر قوی مین اسباب
کاملہ صدقہ لینے کے جمع نہین ہین ہرچند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے
اسباب حلت صدقہ کے بھی جایز ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہین ہے جو گھومتا پھرے اور نہ اوسکو
ایک یا دو کھجور یا لقمہ گوشت دلادین بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال
نکرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانین پس جو مسکین کہ در
بدر گھومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے
خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جایز نہو یا اونکو جو صدقہ دیوین سو صدقہ
دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہہ ہے کہ
جو مسکین کہ گھومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہین
پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لا تحل الصدقة لذی
مرة سوی ہے یعنی صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب
مسکنت کے ساتھ نہین ہے اگرچہ صدقہ بعض اسباب مسکنت
یعنی محض فقیر کے ساتھ بھی جایز ہے من بعد جو احادیث کہ استدلال
وہ لوگونکے ہے جو کہتے ہین فقیر قوی کو صدقہ لینا جایز نہین بیان
کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسانید متصلہ سے عدی
بن الخیار سے روایت کرتے ہین عدی ابن الخیار کہتے ہین حدثنی

رجلان من قومی انهما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو
یقسم الصدقۃ فسألاه منها فرفع البصر وخفضہ فراٰهما جلدین
قویین فقال ان شئتما فعلت ولا حق فیها لغنی ولا لقوی
مکتسب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص
حاضر ہوی اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے
تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کئے پس حضرت
نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرمائے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت
اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنے
صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہہ ہے کہ صدقہ مین حق
غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام
طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین ادا
کرتے ہین انہ ان غنا کما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا
حق لکما فیها وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح
لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما
تعلمان من حقیقۃ امورکما الغنی معنی حدیث کے
یہہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمہارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم
لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمہارے
غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمہارا دینا جایز ہے مگر تم
لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی
اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین ادا اہل مذہب اولی کو جو
فقیر قوی کو دینا ناجایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وھذا

اولی ما حملت علیہ هذه الاثار لانها ان حملت علی ما
حملها علیہ اهل المقالة الاولی ضادت سواهما مما قد روی
عن رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم یعنی امام
طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوے اولیت
رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی انہین سے اسطرح
کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا
صدقہ کا فقیر قوی پر جواور روایتین جو حضرت سے مروی ہین اونکے
یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پہر امام طحاوی نے کین احادیث
رد مین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجایز کہتے ہین
لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فقراء اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ
دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقراء اقویاء کو بھی صدقہ دیئے
اور جہان حضرت نے انکار فرمائے ہین تو اصل غرض حضرت
کی اور انکار حضرت کا بباعث غنی ہونیکے تھا نہ بباعث قوی
اور صحیح ہونیکے پہر اسبارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل
مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بہ فقیر قوی ہین فرماتے ہین
وکان اولی الاشیاء بنا فی الاثار التی رویناها عن
رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم فی الفصل الاول
من قولہ لا تحل الصدقة لذی مرة سوی لئلا یخرج
معناها من الاثار المحکمة ولا من الاحادیث الاخر التی
رویناها ویکون معنی الکل معنی واحد الیصدق بعضہم بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول سے حضرت کے جو لاتحل الصدقہ کے معنے ہے تاکہ نہ خارج ہو جاوین معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث سے جو ہمنے روایت کیا اور ہو جاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقت للفقراء والمساکین والعاملین علیہا حق تعالے نے صدقات فقرا اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشا فرمایا اور یہہ نہین فرمایا کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار ہین اونکو زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بھی صحیح اقویاء فقراء کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ در فصل اول جو لاتحل الصدقہ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے اور سکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پھر امام طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات فقیر قوی کی روایت کرکے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کئے اور جواب اون لوگونکا دئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات کے قایل ہین بالآخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنے الذی حملنا علیہ وجوہ ھذہ الآثار وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

یعنے یہہ تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے
جو احادیث سے کہ نہین آئے یہی قول امام اور صاحبین کا ہے
من بعد امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب اور اوسکے متعلقات
پر ہونے تھے وہ سوالات کر کے اوسکے جوابات ادا کئے اور اوسپر
ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ال یحل لہ الصدقہ کا فرمائے خیال
کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ
صدقات فتوے مین لکہکر داخلہ طحاوی کا دئے تو ہر چند کہ قول ابتدا
ایک قوم کا طحاوی مین مذکور ہے مگر یہہ مذہب نامرضی طحاوی کا ہے
اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنے جواز اخذ
صدقات فقیر صحیح کو لکہا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہین
ہے جیسا کہ اکثر اقوال قران مین نقل ہین کہ قرآن اون اقوال کا
رد کیا پس اگر دیسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرے کے کذا فی القران
کہے پس ویسا داخلہ قران کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ
ہے کہ مجیب صاحب نے کہے ہین کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے
پس طحاوی مین خلاف اوسکا ہے یعنے امام اور صاحبین کے نزدیک
جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین
مین صحیح ترمذی سے منقول ہے واذا کان الرجل قویا محتاجا
ولم یکن عندہ شئی فتصدق علیہ اجزی من المتصدق
عند اہل العلم و وجہ ہذا الحدیث عند بعض اہل
العلم المسئلۃ ترجمہ اور جسوقت مرد قوی اور محتاج ہو اور اوسکے
نزدیک کچہ چیز نہو اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرتا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات
مین شرح اس حدیث لا یحل الصدقۃ لغنی الخ کی یہہ لکہتے ہین کہ اگر
حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لایحل سے لا ینبغی ہے
یعنے بتقدیر عدم نسخ لفظ لایحل جو اس حدیث مین وارد ہے اپنے
معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر معنے اوسکے
عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے
تو جائز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات
کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث
مختلف وارد ہین مشکواۃ مین ترمذی اور نسائی وغیرہ سے روایت
عبد اللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک
پچاس درہم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری
حدیث عطا سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس
درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک
پچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک
کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جائز ہے پس صدقہ لینا
بے سوال بطریق اولی ہے اور ایک مقام پر شیخ عبد الحق سے حاشیہ
مشکواۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحابکے پاس
یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دو سو درہم ہون وہ سوال
نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کیے
ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین
وارد ہین لیکن موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دو سو درہم

سے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولی فتاوی غرایب مین مرقوم ہے ذ ذ ذ ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الھاشمی
فی زماننا وانما کان لا یجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی من لا یحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سوائے
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ
وھو قولھا ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہبہ دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مایہ مسائل بحر الرائق
نے نقل کرتے ہین وقیل بالزکوۃ لان النفل یجوز للغنی کما
للہاشمی واما الصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذور
وصدقۃ الفطر لا یجوز صرفھا للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لا تحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایاتسے صاف وصریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لا یحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور درمختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ
اخذ الزکوٰۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادۃ العلم
واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجتہ داعیۃ الی ما
لابد منہ یعنے طالب العلم کو زکوٰۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جسوقت
کہ وہ اپنے تین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکہنے اوسکے
واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتی ہے ضروریات
کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور
طالب علمونکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات
نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہ اوسکی
یہہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی
ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو
مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت
المال مصرف زکوٰۃ ہے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ
دیتا ہے تو یہہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین
اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات
نوافل سب کچھہ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے
ہین پھر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہوا ہان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا
ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاہب
مظاہر حق مین شرح حدیث لا تحل الصدقۃ لغنی الخ کما
لکہتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکوٰۃ ہے اور غنی کے
تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

کہ صدقہ فطر اور قربانی اوسپر آوسے نہ زکوات سوم وہ کہ سوال
اوسپر حرام ہووسے نہ صدقہ جس شخص کے پاس قوت بکروز ہے
زکوات لینا عمل نظاہر اس حدیث سے ممنوع ہے اور نزدیک
حنفیہ کے عمل اون احادیث پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ کرام کو باآنکہ صاحب قوت اور کسب قادر تھے
مگر صاحب نصاب نہین تھے تا رحلت شریف زکواۃ عنایت فرماتے
رہے پس حدیث لا تحل الصدقۃ ان احادیث سے منسوخ ہے
یا ماول اب حدیث سعد بن عبادہ کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ انہون نے
اپنے والدہ مرحومہ کے جانب سے براہ صدقہ باولی کہدا سے کہ آیا وہ
باولی کا پانی خاص فقیرون کا ہی حق تھا یا اغنیاء بھی اوسمین
شامل تھے تخصیص فقراء کی حدیث سے مفہوم نہین اور الی الان بھی
یہی عادت جاری ہے کہ جو کوئی للہ باولی کہدا تے ہین تخصیص
فقراء کی نہین کرتے بلکہ فقراء اور اغنیاء سب اوس سے مستفیض
ہوتے ہین سیما علی الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد ہوتے ہین
سب اسی قبیل کے صدقات ہین اور سبو چہ وغیرہ مین پانی
مسجد یا آبدار خانو مین رہتا ہے یہ سب از قبیل صدقات ہوتا ہے
پس اس قسم کے اغنیاء اغلبکہ ایسے پانی سے استعمال وضو وغیرہ
فرماتے ہون یہان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات
بیان کئے جاتے ہین سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین
مرقوم ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے ہین
اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیاء را خوردن دران جائز است

مولوی عبد الحکیم صاحب نے اپنی کتاب جمال الملت والدین فی رد
وہابیین مین لکھتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکھتے
ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہہ کہ کہانے پینے سے فارغ
ہوکر آیات قرآنی پڑہین جناب باری مین التماس کرین کہ خدا اس کہانیکا
اجر فلانی میت کو پہونچا یہی عادت بزرگان حرمین شریفین مین ہے
زادہما اللہ شرفا وتعظیما دوسرے یہہ طریق ہے کہ آیات قرآنی
پڑہین اور یا تنہا جناب کبریائی الٰہی مین کرین کہ الٰہی اس قرائت کا ثواب
اور اس کھانیکا اجر فلانی میت کو پہنچا ایسے فاتحہ کا کھانا غنی اور
فقیر سب کو جایز ہے اور اجر میت کو پہونچتا ہے انتہی مأتہ مسایل
مین تحریر ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات
مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقرا از اموات بہ پزند جز
فقیر را روا نبود چہ تصدق بر فقرا مے باشد وہدیہ مر اغنیا را وانچہ
بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہر کہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ
در اعراس مشایخ در دیار ما متعارف گشتہ عام باشد فقرا و اغنیا
را لابد بدانچہ فقرا و محتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود
وانچہ غیر فقرا خورند نیز موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہیے
کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور رد مین
کلام اون لوگونکے ہے جو کہ طعام فاتحہ اغنیا کو حرام اور ناجایز
سمجھتے ہین نہ یہہ معنی ہین کہ اغنیا کا کھانا بالکل ثواب نہووے
جیسا ارشاد الٰہی ہوا اِنَّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے پس جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ
لاوے اوسپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ
معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان
حج وعمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ
پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور
مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے
حق تعالی نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت
ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ سے
منقول ہے ویکرہ لاھلہ اتخاذ الطعام للاقرباء وللاغنیاء
الی ثلاثۃ ایام ویکرہ لھم اکلہ اما بعد ثلاثۃ ایام لا یکرہ
اتخاذ الطعام لمن مات لہ میت لانہ وجہ ولا علی سبیل
الضیافۃ ولا یکرہ الاکل فیہ لا لغنی ولا للفقیر ملا علی اللہ
ادیہ سبل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے
اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا
اوسکا لیکن بعد تین دن کے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص
کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت
کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر
کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بھیجا جاوے شاہ
محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب بین زاد الاخرۃ سے نقل
کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام برائے فقرا تا سہ روز وخوردن
ایشان ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام برائے اقربا و اغنیاء و

خوردن ایشان آنرا تا سه روز ایام مصیبت مکروه است و بعد انقضاے سه روز
عام ازین که براے ازواج موتی باشند یا بر سبیل ضیافت و همچنین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است که دعوت کرده شوند یا بایشان
فرستاده شود مکروه نبود چه در تصدق باغنیا نیز ثواب است اما
کم از ثواب تصدق به فقرا کذا فی شرح البرزخ و امالی الفاخره
زیرا که صدقه موتی از قسم صدقات واجبه نیست که محض حق فقرا باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بلکه از تطوعات است که تصرف
آن بدیگران هم جایز باشد اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
مین لکھے هین طرفه اینست که متفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء کمظنون الخیر طعنه میزنند طعن برین علماء گذشته ناشی
از جهل مسایل دینی و مشعر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیر بے
ادبی در مقدمه شانزدهم حواله قلم گردیده است انتهی مراد صاحب
تحفه کی بحر العلوم سے ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب اور سند العلماء
سے شاه عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفی آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمه الله علیهم هین پس اس تحریر سے صاف واضح هوا که یه علماء
عظام سب طعام اعراس کهاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجودیکه یه سب متمول اور ذی مقدرت تهے کتاب غنیه
المستملی شرح منیه المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
هین رواه الامام احمد بسند صحیح و ابو داود عن عاصم بن کلیب

عن ابيه عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرائیتہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وهو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیه اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبله داعی امرءتہ فجاء وجیئ بالطعام فوضع القوم فاکلوا و رسول الله صلی الله علیه وسلم ملوک لقمة فی فیہ ثم قال انی اجد لحم شاة اخذت بغیر اذن اهلها فارسلت المرءة تقول یا رسول الله انی ارسلت الی البقیع اشتری شاة فلم اجد فارسلت بها الی جار لی قد اشتری شاة ان یرسل الی بثمنها فلم یجد فارسلت بها الی فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اطعمیه الاسارے فهذا ابدل علی اما خنر صنع اهل المیت الطعام والدعوة الیه کتاب فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدر الدولہ رحمۃ الله علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم کہتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا بھی قربات سے ہوگا کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورتے پڑہکی اونکا ثواب میت کو بخشنا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ کہتے ہین اوسکے ساتھہ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار کرکے کھلاتے ہین اور بانٹتی ہین اور اموات کے لئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا باالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کہلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کہانا جسکو کہلانیکی یا تقسیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کہلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نادیکہ
عیال مین ہو اور فاتحہ کا کہانا فقرا اور مساکین کو سے کہلاوے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ کے
دینے مین اجر ہے اگرچہ فقراء اور مساکین کو کہلانے مین ثواب بڑہکر ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو صلحاء وقت سے تھے بخوبی اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کہانا اغنیاء کو اور فقراء کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کہلانا
جن لوگونکو نیت نہین ہوا و نہین کہلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل از تیاری طعام اسماء دعوتی اغنیاء یا فقراء
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کہلایا جاوے
کہ جنکے کہلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کہلانیمین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء سے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کہلانے مین متحقق ہے جو تھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیاء کو
حرام کہتے ہین اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول اونکا بلا تدقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و
نیاز ہمکے معنی ایک ہے یعنی عوام الناس نذر اور نیاز ہر دو بمعنی
ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت
اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنی لفظ نذر عرفًا اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو
بادشاہونکو گذرانی جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوانے
معنی نذر شرعی کے لکھتے ہین پس اسوقت مین نذر اولیاء مین نہ حرمت ہے
اور نہ استعمال لفظ نذر اس جا سے موجب کفر ہے اور نذر شرعی وہ ہے
کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ اور صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر واجب
کرے مگر کوی شخص اس قسم کے نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ
سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا ہے
مسلمانکے حق مین سوء ظن ہے کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام
انعام پر لکھتے ہین کہ اعتقاد امور قلبیہ سے ہے اوسکا علم عالم غیب پر موقوف
ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعًا مامور نہین حدیث ہلا شققت قلبہ وسی
دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوء ظن ہے بہر حال ہم کہتے
ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ اعوام کا اعتقاد
بہ امید حل مشکلات ادر غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی
نشی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا انی لم اومر ان انقب عن
قلب الناس ولا اشق بطونھم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین
آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ یہہ کہ اونکے شکمونکو چیرون
شاہ محی الدین دیلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم نقلم آورده که در خوبی نذر و نیاز شکے نیست و آنچه پیش
بزرگان و امراء میکنند را کنند همه بمعنی هدیه است نه بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرموده اند که نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بزرگان از جانبین منجر از دانی و مشعر از امر نفسانی است انتهی عین الحیات
مین تحریر ہے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین و نذر اولیاء اللہ برائے
قضاء حوائج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پے نه برده اند
و آنرا بر نذر خدا قیاس کرده حکم بر آورده اند که اگر نذر بالاستقلال برائے
آن ولی است باطل و اگر برای خدا است و ذکر ولی برائے مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست که اہداء ثواب اطعام و انفاق
و بذل مال بروح میت که امریست مسنون و از روے احادیث مثل
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد و غیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست ان شئت قلت مثلا اهدی ثواب
هذا القدر الی روح فلان و ذکر ولی برائے تعیین عمل منذور
است نه برائے مصرف و مصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
و همطریقان آن ولی امثال ذالک همین مقصود نذر است و حکمه انه صحیح
یجب الوفاء لانه قربة معتبرة فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند این عقیده منجر بشرک
و فساد مے گردد لیکن این عقیده چیزے دیگر است و نذر چیزے
دیگر انتهی اور فتح الحق مین تحریر ہے د مولوی رفیع الدین صاحب
علیه الرحمه در رساله نذور مے نگارند که لفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نه بمعنی شرعی است چه عرف آنست که آنچه پیش بزرگان مے برند

نذر و نیاز رسمے گونید انہی علماء مکہ نے جو ابین عبد الوہاب نجدی کے لکہین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون ہذا فعل النبی او انذر الولی
فلیس بنذر شرعی ولا داخلا فی النہی ولیس فیہ
معنی النذر الشرعی ما یہدی الی الاکابر یقال لہ نذر
فہذا الجاہل لا یعرف معانی الالفاظ ولا یمیز بین المعانی
اللغویۃ والشرعیۃ ویتخبط فی الدین ویخترع انتہی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہہ نذر نبی اور نذر ولی کی ہے
یہہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگونکے پاس ہدیہ بہیجی جاتی ہے اوسکو نذر کہانا
ہے پس یہہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرٔت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکہا ہے حضرت ایشان فرمودند
کہ فرمایا دیگرے را مشکلے پیش آمد نذر کردم کہ بار خدایا اگر این مشکل بر آید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفتہ فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذرے کہ در فلان
محل التزام نمودہ بفرست دے نادم شد و آن نذر فرستاد و ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بہی اوسی کتاب مین ہے این فقیر از یاران لہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبۂ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم الله دیه رفته بودند وشب هنگام بود و دران محل
فرمودند مخدوم ضیافت یا میکنند ومیگویند که چیزے خورده روید
توقف کردند تا آنکه اثر مردم منقطع شد وملال بر یاران غالب
آمد انگاه زنے برآمد طبق برنج وشیرینی بر سر وگفت که نذر کرده
بودم که اگر زوج من بیاید همان ساعت این طعام پخته به نشینندگان
درگاه مخدوم الله دیه رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم که کسے آنجا باشد که تناول کند اور بھی اوسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلے کے ذکر مین کہ اونکے پیرو نمین سے
تھے لکھا ہے کہ بمزار فایض الانوار حضرت خواجه معین الدین چشتی
قدس سره متوجه بودند وازان جناب دلربائیها یافتند
وفیضها گرفتند اتفاقا استماع افتاد که خانگیان ایشان بسبب گسلے که عارض
میر نور العلے شده بود بان مزار یک روپیه ویک چادر نیاز
فرستاده بودند حضرت امیر را ازان اطلاع شود روزے
بان مزار متوجه بودند که از درون ندا آمد که اینقدر از خانه شمانیاز
آمده است و برائے صحت فرزند شما وخواهش فرزند دیگر کرده اند
وآن ملتمس مقبول است شاه عبد العزیز صاحب نے تحفهٔ اثنا عشریہ
مین لکھا ہے معنی امامت که در اولاد امیر علیه السلام باقی مانده
وبیکے مرد دیگر یا وصی آن مباحث ہمین قطبیت ارشاد وتبلیغ
فیض ولایت بود لہذا التزام این امر کافه خلایق از ائمه اطهار ضرور
نشده بلکه یاران چیده ومصاحبان برگزیده خود را بان فیض خاص
مشرف میساختند وهر یکے را انقدر استعداد داد باین دولت

سے نوا ختند اور بعد تہوڑیسے کلام کے لکہا ہے و نیز از ین است کہ حضرت امیر و
ذریتہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان مے پرستند و امور
تکوینیہ را او ابستہ باتیشان مے دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز
بنام ایشان رایج و معمول کردند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است
اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب
نے اسرار المحبت مین لکہا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین فانفعتہ
عاجلا و اجلا و اما مع الاموات فنافعتہ فی الآجل بشرط الاہلیہ
و الایمان و اما فی العاجل فیشترط دوام التوجہ و تخلیۃ القلب مع
فی الخلوات و ملازمۃ ذکرہ و کثرت الندا و الصحبۃ لروالترحم
بارسال الثواب و الاحسان الی اہلہ فتلک کثیرا ما یفتح باب
الاولیۃ و تعطی منفعتہ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتہ یعنے جو
اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ
سے جو اس عالم سے پردہ فرمائے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط
اہلیت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام
توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتون مین اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا
اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتہ رکہنا اور نیکی کرنا اونکے ساتہ پہونچانے
ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل و عیال کے ساتہ پس یہہ کام بہت
فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضایل بلد الامین
مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الفرادی رحمۃ اللہ سے ہے بیان مین تسیدتنا
خدیجۃ الکبریٰ کے تحریر ہے قال المرجانی و قبرہا بمکۃ غیر معروف
الا ان بعض الصالحین راہ فی المنام او کشف لہ بالقرب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين وبنيت عليه قبة كبيرة
وتابوت خشب وبعض الوزراء بعثت بكسوة الحرير مزركشة
بالذهب قال القرشي رحمة الله عليه والاكان ينبغي لتعيين
قبرها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل لها قراءات عظيمة وسماحة لطيفة ويجتمع
اهل مكة هناك وتقرأ الموالد النبوية وتفوح الروائح المجتمعة
وتشرق عليهم من بركتها الانوار الالهية وكل ذلك والناس
مجتمعون عند ضريحها المعطر مع مزال الصدقات و
لطف الله سبحانه وتعالى عليهم امر عظيم قال ولي
القطب شعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نتعرض ولا ننكر ابدا على الليالي للاولياء
وموالدهم التي لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت ارى
سيدي احمد بن دوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يطرد الناس من سائر الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه ويمينه وشماله وقال واخبرني شيخ الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال له
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثواب ايمانه ثم قال له
وماذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال له سيدي

احمد ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ تم
تمال نغزۃ رابی ما عصہا احد فی مولدہا الا وثاب و
حسنت توبتہ وانہ اکنت ادعوا الوحوش والسمک فی البحار
من بعضہم انیعز فی اللہ عزوجل عن حمایۃ من یحضر فی
مولدہ فتنتبر حینئذ انتہی فایدہ جاننا چاہیے کہ اس دیار مین
جس تقریب اولیاء اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ گھام جانی نے اور قبر سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خواب مین
دیکھے یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساتھ سو اٹھائیس برس بنا کیا گیا اور بنایا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزراء نے لباس پر تکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بھیجے ہے قرشی رحمۃ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تھا تعین قبر خدیجۃ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کرنےمین خیر کثیر ہے ایک یہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قرات
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجاے جمع ہوتے ہین اور قرات مولد نبویہ اوس جاے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الہیہ اور ہر ایک امر
ہوتا ہے اسوقت مین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرچ
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہین اور اونپر اسرار عظیمہ ظاہر ہوتے

ہین کہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ
عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار او ر تعرض شان
اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین
کبھی نکرین اور مین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ
اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود
یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور
داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے تھے انہون نے کہ خبر دی مجھے
شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد
بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا
پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام
کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد
کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے
کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھیرا گیا
پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار
کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد
ایک جا ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ امر یعنے ایکجا ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا
ہے اور کوئی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوئی اوس سے منع نہین
کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی
میری پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوئی شخص میرے عرس مین مگر
وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکی مقبول ہوئی اور جسکہ

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور انکو ایک سے
دو بہر بچے نقصان سے نگاہ رکہتا ہون کیا مجھے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اونکی نگہبانی کرون
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرمائے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرمائے مین کہا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تھی کہ
ہر روز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ ہر روز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامیذ
اور اتباع بھی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچھے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے لوگ اس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بھی نہین ہے کہ ہمارے زایرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہین حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علماء
اور صلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیرہ اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس مین
بیان میلاد مبارک اور حال ضاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا خرما سب اہل مجلس مین تقسیم ہو اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب وس شیرینی کو برکت جانکر لیتے ہین
کہ ہذا برکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ مین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصًا سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جاننا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء حسین رد ہو وین اور اغنیاء کے سوائے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جاے اہتمام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقراء اور اغنیاء کو ہر کوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھہ ناجائز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق اہتمام نکیا جاوے تو
بہت سے مدعوتی لوگ بہوکے واپس ہو جاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھالیوینگے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلاؤ اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بہوکے پلٹ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھالیوین قد تمت فصل الاول من میسح
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام و اولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ ماتکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنی حضرت مولانا مولوی مفتی محمد مسیح الدین خان دام اقبالہ مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۞ فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز وتاریخ فاتحہ وعرس سید الانبیا اور اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پھر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی الوالعزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا ورفع بعضہم درجات یعنی حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تتمہ اسی مقام سے
فیضیاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور مکشوف ہر سال ہمیشہ ہوتے ہین اور عادت الٰہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الٰہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہر سال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص کے اور ایام پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتئ نوح ہوی اور نجات موسی
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسدنمین حاصل ہونیکے باعث سے تاقیام قیامت اوسدنکے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلواۃ معراج المومنین یعنے صلوات معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الٰہی بھی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہان تک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہوجاتا ہون کہ وہ

میرے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے بلکہ
اونکو ہر آن و ہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات
الہی مین رہتے ہین اور صلواۃ دایمی اولیاء اللہ کے نزدیک اسیکا
نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل اسوقت مین
اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے
بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل اولیاء
اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت
کئے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ و ابشری
بروح و ریحان و رب غیر غضبان ولا تزال یقال لہا
ذالک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال
من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت
فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ و ابشری بروح و ریحان
و رب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذالک تنتہی الی السماء
التی فیہا اللہ ترجمہ فرماے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میت کے نزدیک ملایکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس
اگر مرد صالح ہو پس وہ فرشتے کہتی ہین کہ نکل تو اے نفس پاک
کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت
کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجہپر غضب نہین کیا ہے پس
ہمیشہ اسکو یہہ بات کہے جائیگی یہانتک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج
اسمان تک ہوتا ہے پس اسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہین گے
کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد
پاک مین تہا داخل ہو تو محمود اور خوش ہو تو ساتھہ راحت اور رزق
اور پروردگار کے کہ تجہہ غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا
یہان تک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق
تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے
فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاها ملكان يصعدانها
قال حماد فذكر من طيب ريحها وذكر المسك قال ويقول
اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض صلى الله
عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم
يقول انطلقوا به الى آخر الاجل ترجمہ جسوقت نکلتی ہے روح
مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو
عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے
حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو
کہے راوی اور کہتے ہین آسمان والے کہ روح پاک آئی ہے
جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح
تجہپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پہر اوس روحکو
پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پہر حق تعالی فرماویگا کہ اوس
روح کو لیجاو مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ و ریحان و رب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتیٰ انہ لیناولہ بعضہم بعضاً حتیٰ
یاتون بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ہذہ الریح التی جاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جس وقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
تو بھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف راحت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا پھر
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہان تک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتیٰ
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازوںکے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمھارے پاس زمین سے آئی
ہے ایضاً براء ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسو منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ و رضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرة من السقاء فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة
عين حتى يأخذوها فيجعلوها في ذلك الكفن وفي ذلك الحنوط
وتخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض
قال فيصعدون بها فلا يمرون يعني بها على ملاء من الملائكة
الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن
الاسماء التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء
الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى
السماء التي تليها حتى ينتهى به الى السماء السابعة فيقول الله
عز وجل اكتبوا كتاب عبدي في عليين واعيدوه الى الارض
فاني منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى

ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تحقیق کہ بندہ مومن
جسوقت کہ دنیا سے علحدگی مین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے
اوسکی طرف آسمان سے فرشتے روشن صورتونکے نازل ہوتے
ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور
جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہانتک کہ وہ فرشتے تا درازی نظر
بیٹھتے ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے
ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشایش
اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس
بندہ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت
نکلتا ہے پھر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت
اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموتکے

ہاتھہ مین ایک لمحہ بھی نہین چہوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھہ سے اوس
روحکو لیکر کفن جنت اور بخور جنت مین رکھہ دیتے ہین پہر اوس روح سے
نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پہر حضرت فرماتے
ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑہتے ہین پس کوئی جماعت
فرشتون سے اوس روحکو گذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی
کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پہر فرشتگان ہمراہی کہتے
ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تہا یہان تک کہ
کہ اسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہلتا ہے دروازہ
آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پہر دروازہ
اسمان کا اوس روحکیواسطے کہولا جاتا ہے پہر جب اسمان اول
پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے
فرشتے اسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے
ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری آسمان تک فرشتے پہونچانیکو
آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روحکو
لیجاتے ہین پہر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین
مین لکہو کذا فی مشکواة المصابیح بشری الکئیب بلقاء الحبیب
مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان
بن الاسود سے انہون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست
کیطرف پہونچاتی ہے واخرج البیہقی عن مجاہد فی قولہ ان الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکہ ان

لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون قال ذالک
عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد نے فی تفسیر من قول حق تعالے
کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوپر
یہ کرتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھہ خوف اور غم
مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو
مجاہد نے کہے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کے کہا جاویگا
اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیۃ قال ان لا تخافوا مما
تقدمون علیہ من امر الموت وامر الاخرۃ ولا تحزنوا علی
ما خلفتم من الدنیا من ولد او اہل او دین فانا نخلفکم
فی ذالک کلہ ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت
کی تفسیر سے کہے مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ہے کہ مت
خوف کرو تم اوس چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر
آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو کچھ چھوڑا ہے امر دنیا
سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت
اون تمام امورات مین کرونگا انتہا پس جو ان احادیث سے
اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشارت
رتہین انواع واقسام سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا مرتبہ کمال
مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء
اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہگاران امت
بہی اس فضل عمیم مین شامل ہون ع شنیدم کہ در روز
امید وبیم ؛ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ؛ خصوصا قول ابن حبان

کاموت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
مایسا بمقصور مثال مین کیا جاوبے کہ دنیا مین انسکو کوئی دوست ہوا ور آپہمین
وصال مین کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہا اور
دولہن کے موت مین اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمون کے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین احوال سوال منکر ونکیر کا
جو میت سے ہوتا ہے مذکور ہو کر بعد اوسکے یہہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم
فیقولان ثم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکات
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر مین پہر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سوجا پس کہتا ہے وہ میت کہ مین اپنے اہل
وعیال مین پلٹ کے جاتا ہون تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دون پہر
کہتے ہین وہ دو فرشتگان منکر ونکیر کو کہ سوجا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہین بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہ ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل واقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ہے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہ دولہن ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالی کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو سال مین بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہین اونکو عرس کہتے ہین کہ معنے عرس کے شادی ہین

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار کے معتقدین اور
مریدین پر مشاہدہ ہوتے تھے یہی اسی سبب سے اولیاء اللہ اپنے مرشدین
کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی
جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین
تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہ کے کچھ کرامات
بیان فرماکر ارشاد فرمائے امشب شب عرس ایشانست مارا
باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین و
این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس
فرود آمدن کاروان است در شب و صوفیان کہ روز وفات
مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است
کہ فرشتگان چون در قبر مے آیند و از صاحب قبر سوال ہا مے مقرری
میکنند بکرم اللہ تعالی او جواب بصواب میدہد او را میگویند نم کنومة
العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت
مشایخ است بخطاب نم کنومة العروس مخاطب شدہ اند و عروس
گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی باخلاص
میکنند ارواح مقدسہ مشایخ در منازل ایشان فرود آید پس آنروز
را بمشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند انتہی
کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکہتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد
الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال التقی مین لکھتا ہے و تحدث
فی بعض الکتب انہ لما توفی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اطعم عنه كل يوم واحدة من امهات المومنين واخرهن عائشة رضي الله عنها ثم اطعم ابو بكر الصديق اكثر اهل المدينة وكان ذالك في ثاني العشرين شهر ربيع الاول ولعل هذا هو الاصل في اتخاذ اكثر الناس هذا اليوم يوم المولود انتهى ترجمہ اور دیکھا مین نے بعض کتابون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفات پائے حضرت کے جانب سے ایک ایک امہات المومنین سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرت عائشہ مطہرہ رضے اللہ عنہا تھے پھر ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ نے اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارہوین ربیع الاول تھا اور شاید یہہ وہی اصل ہے کہ اسدن لوگ یوم المولود یعنے عرس شریف حضرت کا ٹھرائے ہین ایضاً کتاب مذکور مین منقول ہے علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح مین اربعین امام نووی کے کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی ومن احسن ما ابتداع فی زماننا ما یفعل فی کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظہار الزینۃ والسرور انتہی ترجمہ کہا ابو شامہ شیخ مصنف رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزون کا جو ایجاد کیا گیا وہ چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین اوس روز مین جو موافق ہے روز پیدائش آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقات وامور خیر سے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمتہ
الکبری علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی
ان یتحری الیوم بعینہ فان کان ولد لیلا فیقع الشکر بما
یناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولد نہا
را فیما یناسبہ کالصیام والاولی ان یکون ذالک
الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی
علیہ السلام فی یوم عاشورا ترجمہ چاہیئے کہ حضرت
کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہٖ تلاش کیا
جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیئے کہ وہ
عبادت شکریہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا
کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دنکو تولد ہوے ہین تو عبا
دات شکریہ وہ ادا کئے جاوین جو مناسب دن کے ہووے
مثل روزہ کے اور ضرور ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی
وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پائے ہین
تاکہ مطابق ہووے قصہ موسی علیہ السلام کو یوم عاشورا مین
یعنے جبکہ موسی علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوی
تو موسی علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عا
شورا روزہ رکھے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور
شیخ ابن الرضاع نے تذکرۃ المحبین مین لکھا ہے من اداب
المحب لہذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان یکون معظما لیلۃ میلادہ ولیوم اللذی اظہر فیہ فینبغی

لکل شایق ومحب ان یظهر السرور والبشارة فی اللیلة و
صبیحتها ویمتنع آله واولاده مما امکن له بحصول برکتها
ویدخل السرور علیهم ویعلمهم انه انما جعل ذالک محبته
لتلک اللیلة وسرورها واعتناء بفضلها ویبین انها
الشرف اللیالی عند الله انتهی ترجمه اداب سے محب
کریم صلی الله علیه وآله وسلم کے یه هے که وه تعظیم کرے شب
میلاد کو حضرت کے اور اوس روز کو جسمین حق تعالی نے حضرت
کو ظاهر کیا پس چاهیے که هر شایق اور محب کو که خوشی اور
بشارت ظاهر کرے اوس شب مین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پهنچاوے اپنے اهل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کرائے اونکو که اوسنے یه کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شبکے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شبکے اون امور کے جانب متوجه هو
اور بیان کرے که وه شب سب شبون مین افضل هے حق تعالی
کے نزدیک انتهی ایضا اوسی کتاب مین هے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیله مین فرمایا عمل
المولد کل سنة فی ربیع الاول استبشارا وسرورا
بمولد النبی صلی الله علیه وآله وسلم حسن محمود انتهی
ترجمه اور عمل مولود کا هر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بهتر اور پسندیده هے انتهی
اوسی کتاب مین هے اور شیخ الانام برهان الدین بطوطی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و الداخل فی ملتہ التنوید لہذا المولد السعید فی کل عام جدید واولی ما کان ہذا التنوید فی ہذا الشہر الطاہر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا اوس روز تولد مبارک کو ہر سال مین اور بہتر یہ شہرت مولود شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پائے ہین انتہی ایضاً اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امرأً اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیاداً لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض داعی داءً ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس شخص پر جسنے آپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تاکہ ہووے جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت سے سخت ناگوار انتہی ایضاً اور فتاوی ططیداری مین مذکور ہے لا باس بالجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأت لہ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس بزیارۃ الاو

الاولياء في يوم معروف كذ زيارت الشيخ الجليل الكبير عيسى
ابن اقبال المهتار في كل سبت من رجب الفرد و
كذا زيارت الشيخ الجليل الكبير ابي الغيث بن جميل
في آخر سبت منه و كذ الاباس بزيارت الشيخين
الجليلين العظيمين الشهيرين محمد ابن ابي بكر الحكمي و
محمد بن حسين البجلي و من معهما من الاولياء في اول
خميس منه و لا انكار بل تستحب الزيارت هولاء الا
ولياء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے روز
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسی ابن ہنارس کے ہر ہفتہ
فرد مین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارة دو شیخ جلیلین اور قطبین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو ادنکے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضا فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان يتخذ
الوليمة فليتخذ يا دراك يوم موته ويحتاط في الساعة
التي نقل فيها وحولان ارواح الموتي يأتون في ايام
الاعراس في كل عام في ذالك الموضع في تلك الساعة
فينبغي ان يطعم الطعام والشراب في تلك الساعة
فان ارواحهم يفرحون بذالك ويدعون لهم

او علیهم انتہی ترجمہ اگر کوئی ارادہ ضیافت کا کرے پس ٹھراوے
اسکو ساتھ پانی روزو فات میت کے اور احتیاط کرے بیچ اوس
ساعت کے کہ جسمین روح اوسکی بدن دنیا سے نکلی ہے اسواسطے کہ
ارواح اموات کے اوس ساعت مین آتے ہین پس چاہیے کہ کھانا
اور پینا اوس ساعت مین کھلا دے اور پلا دے اسواسطے کہ اونکے
ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین
ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضا فیہ اور شیخ احمد بن محمد الفاروقی
نے توضیح الھدی باعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض
الکتب اذا اراد ان یتخذ الوضیمۃ ینبغی ان یجتھد باد راک
یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی انتقل بہ روحہ فان
ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک
الیوم فی تلک الساعۃ وینبغی ان یطعم الطعام والشراب
فی تلک الساعۃ فان ذالک یفرح ارواحھم وان فیہ
تاثیرا بلیغا فاذا ارادوا شیئا من الماکولات والمشروبات
یسرون ویدعون لھم والا فیتنزلوا علی الکث
ویدعوا علیھم ترجمہ اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ ارادہ
کرے کہ تیاری طعام کرے چاہیئے کہ کوشش کرے پانیمین
روز وفات میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ
جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت
آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے
کہ کھلا وے اور پلا دے اوس ساعت مین اسواسطے کہ یہ

باتاونکی ارواحکو خوشی کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ
ہے پس جسوقت کہ ارادہ کوئی کھلانے کا اور پلانے کا وقت
رحلت مین اونکے کرے پس وہ اموات اوسنے خوش ہوتے
ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین
اور غمگین ہوتے ہین ایضًا فیہ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ما
ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکھا ہے فان
قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ
اعراس المشایخ فی ایام وفاتہم اصل فان یک عندک
علم من ذالک فاذکرہ قلت سائلت عن ذالک شیخنا
الامام عبد الوہاب المتقی المکی فقال ذالک من
طرق المشایخ وعاداتہم ولہم فی ذالک نیات
قلت کیف تعیین ذالک الیوم دون سایر الایام قال ولہ
نظائر کما تحد بعض المشایخ بعد الصلواۃ والا کحال
یوم عاشورا فانہ سنۃ علی الاطلاق بل عنہ من
جہتہ الخصوصیۃ ثم قال وذکر بعض المتاخرین من
مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزت
وحظائر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ
اکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسہ
فقال لم یکن نحو من السلف شئی من ذالک وانما
ہو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر
کہے تو آیا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک ہین

سے ہے محافظت اعراس مشائخین مین اونکے ایام وفات مین کچھ اصل سے ہے پس
اگر تجھے کچھ معلوم ہو اس باب مین تو بیان کر کہونگا مین کہ مین نے اس امر
مین اپنے شیخ امام عبدالوہاب متقی مکی سے پوچھا انہون نے کہا کہ یہہ امر
مشائخین کے طریقون اور اونکے عادات سے ہے اور مشائخین کے واسطے
اسمین نیتین ہین کہا مین نے کہ سطور ہے معین کرنا اس روز کا سوائے اور
ایام کے کہے انہون نے اور اوسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشائخین کا بعد نماز کے اور سرمہ لگانا روز عاشورا کا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کئے بعضے متاخرین عرب نے کہ جو روز کہ اولیاء اللہ
جناب عزت اور مقام قدس مین داخل ہوئے اوس روز مین امید خیر و
برکت اور نورانیت اور دنو سے زائد ہے پھر تہوڑی دیر تامل کر کے
سر کو اپنے بلند کر کے کہے کہ یہہ زمانہ سلف مین نہین تھا بلکہ یہہ امور خیر
نکالے ہوئے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی الضا فیہ اور بہی توضیح
الھدی مین مسطور ہے قال المشایخ والعلماء ینبغی للزائر ان یراعی
وقت وصاله خصوصا فی یوم العرس فان له تاثیرا بلیغا و انھم
قد وجدوا فی الزیارۃ فی ھذا الوقت فوائد باطنیۃ و برکات
و کرامات ظاھرۃ اکثر ما وجدوا فی حال حیوتھم و بھذا قال
الشافعی رحمۃ اللہ علیه قبر موسی الکاظم التریاق المجرب و کان
الشیخ ابو عبد اللہ النوری یقول اذا کانت الرحمۃ تنزل عند ذکر
ھم فما ظنک بمواطن اجتماعھم علی ربھم و یوم قدومھم علیه
بالخروج من ھذه الدار الفانیۃ المملوۃ بالمحن و الشدائد وھو

قربهم من ربهم فارغين عن العلايق البشرية والوساوس
النفسانية والهواجس الشيطانية فزيارتهم في ذالك الوقت
تهيئة لهم وتعرضهم لما يتجدد لهم من نزول الرحمة وحصول
زيادة القرب عن ربهم فهي اذن مستحبة ان سلمت من
محرم ومكروه ترجمہ کہے مشایخ اور علمار نے چاہئے زیارت
کرنیوالیکو کہ رعایت کرے وقت وصال کو ولی کے خصوصًا روز
عرس مین پس تحقیق کہ اوس روز کو تاثیر بلیغ ہے اور تحقیق وہ
لوگ پائے ہین اوسوقت کی زیارت مین فوائد باطنیہ اور برکات اور
کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حیات مین اونکے پاتے تھے اور
اوسی سبب سے کہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے قبر موسی کاظم
رضی اللہ عنہ کی تریاک مجرب ہے اور شیخ ابو عبداللہ لنوری کہتے ہین کہ
جسوقت کہ رحمت الهی وقت ذکر اولیا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کیا گمان
ہے تیرا ساتھ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس
حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانیہ سے جو بھرا ہوا ہے محنتون
اور تکلیفو نسے وہ قرب اون لوگون کا پروردگار سے اپنے اوس حالت
مین کہ وہ خالی ہین علایق بشریہ سے اور وساوس نفسانیہ سے اور علایق
شیطانیہ سے پس زیارت اونکی اوسوقت مین مہیا ہونا ہے اونکی خدمت
مین اور پیش آنا ہے اوس چیز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان
کے نزول رحمت اور حصول زیادت قرب الہی سرفراز رہتا ہے پس وہ
زیارت اس وقت مین مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور
مکروہ سے انتہی الصافیہ وفی تفسیر الدر تحت قولہ تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝ اخرج ابن المنذر وابن
مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کان یاتی احد کل عام ویسلم علی قبور
الشہداء ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝
واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی راس کل حول ویقول
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والو بکر وعمر
وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کانو یفعلون کذالک و
روی ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن
المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فتوم انتہی ترجمہ
اور تفسیر درمنثور تحت قول حق تعالی کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے گئے ابن منذر نے انہون
نے ابن مردویہ سے انہون نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر
قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر کرنے
تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہین ابن جریر نے
محمد ابن ابراہیم سے کہے انہون نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ آتے ہر سال کے شروع مین قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے الخ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر
سال مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور مرمت قبر کی کرتے ایضاً فیہ

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ماثبت بالسنۃ مین تحریر فرمایے
قلت فی هذه الروایة یکون عرسه تاسع ربیع الآخر وهذا
هو الذی ادرکنا سیدنا الشیخ العارف الشیخ عبدالو
هاب القادری الحنفی المکی خانه قدس سره کان یحافظ
فی یوم عرسه رضی الله عنه هذا التاریخ اما اعتمادا
علی هذه الروایة او علی ما رائ من شیخه الکبیر علی
المتقی او من غیره او من المشایخ رحمة الله علیهم انتهی
ترجمہ کہا مین پس ساتھ اس روایت کے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبدالوہاب حنفی کو جیسا پایے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے با اعتماد اوس روایت
پر یا اوس پر جو انہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو یا اونکے سوا
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضاً فیہ اور مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ در شب ہژدہم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے و اطعام فقرا و مساکین نمودے انتہی ایضاً فیہ اور خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے یکے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولو
لیاء اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

كنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شئ اصنع
بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس
فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیہ ھذا الحمص
ترجمہ خبر دئے مجھے میرے والدنے اور کھے کہ مین ایام مین
تولد شریف حضرت کے تیاری کھانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ایک سال مجھے کچھہ میسر نہ آیا کہ مین کچھ اوس سے
تیاری طعام کرون پس نہین پایا مین مگر نخود بریان پھر مین نے اوس
نخود بریان کو تقسیم لوگون مین کیا پھر دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
روبرو حضرتکے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ وہ نخود
بریان ہی حضرت کے جناب مین مقبول ہوئے اور مقبولیت علامت
اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضا فیہ اور مولانا موصوف
نے ہمعات مین تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ و مواظبت زیارت
قبر ایشان والتزام فاتحہ خواندن و صدقہ دادن براے ایشان و اعتنا بتمام
تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد منتسبان ایشان انتہی ایضا فیہ مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنے فتوے مین تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانۂ
فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی اللہ
عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکدو روز پیش ازین قریب چہار صد
یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازان فراہم مے آیند و درود
میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضایل حسنین کہ در حدیث
شریف وارد شدہ درمیان مے آید و آنچہ اخبار شہادت این بزرگان

و تفصیل بعض حالات دیدہ ماے قاتل ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ
میشود و درین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مرد ہم یعنی جن و پری کہ حضرت
ام سلمہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور مے شود و خوابہاے
متوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ دیدہ اند و دلالات
بر فرط اندوہ بر روح مبارک حضرت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مے کنند مذکور میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت بر ماحضر فاتحہ نمودہ
مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر
حضار مجلس و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدر یکہ بعمل می آید
پس اگر این چیزہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جائز نمے بود اقدام بران
اصلا نمی کرد باقی مجلس مولود شریف پس حال این اینست کہ تاریخ دوازدہم
شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند و در خواندن درود
مشغول گشتند و فقیر می آید اولا بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مذکور می شود و بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و بندے
از حال رضاعت و حلیہ شریف و بعضی از آثار کہ درین آوان بظہور آمد
بمعرض بیان مے آید پستر ماحضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن
بحاضرین مے شود انتہی اور بھی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی مین
تحت و لیال عشر کے لکھا وہ یہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت
و غربت شہدا است و ثواب بحساب صبر و رنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند
بہ ارواح مقدس آنہا دران دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا
رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی جواز پر فتوی دیا
ہے چنانچہ سوال و جواب یہ ہے **سوال** بر سر قبر بزرگے در سال

جمع آمدن وآنزار وز دفات وعرس قرار دادن باوجودیکه زمان امر سیال غیر قار است چه حکم دارد جواب اگرچه زمان غیر قار وسیال است اما آنچه باو تقدیر کرده مے شود زمانیزا از شب وروز وماه وسال اینهارا شرعاً وعرفاً دوره مقرر است چون دوره تمام مے شود باز از سر نو شروع میشود وبهمین حساب رمضان الشهر صوم وذیحجه شهر حج وهمچنین شهور دیگر در دوره حکم اتحاد بانظیر داده مے شود چنانچه در حدیث وارد است کہ یہود عرض کردند در جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالی نجات موسی علیہ السلام وغرق فرعون درین روز عاشورا کرده است برائے شکرانه روزه مے کردیم جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا وامر الناس بصیامه ونیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ را وصیت کردند بصوم یوم دوشنبه وفرمودند فیه ولدت وفیه انزل علی وفیه هاجرت وفیه اموت بنابرین یاد کردن آن تاریخ وان ماه رسم افتاده وچون مردمان ازین جهان بمحافظت این رسم گذشته اند ایشان را انتظار رسوی ولد یا کسے دیگر اقارب خود مے باشد پس رفع انتظار ایشان فایده البیت معتد یه وبه علامات ومکاشفه دریافت شد که درچنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ هم مے شود پس امداد بدعا وختم وطعام بدعتی است مباح ووجه قبح ندارد انتهی پس جبکہ تعیین تاریخ کا جواز علماء دین کی تصریح سے مبین ہوچکا اب ہم کہتے ہین کہ تعیین مذکور سنت سے مخالف نہین بلکہ موافق سنت ہے دیکھو نجات موسی

علیہ السلام اور غرق فرعون کے باعث عاشورا کی تعیین ہوی اور
اوس روز کا صوم اولا فرض ہوا بعد ازان صوم رمضان کی
فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوی اور استحباب اوسکا باقی رہا
اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوی اور
اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدایش اور وفات
وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوی چنانچہ یہہ سب امورات احادیث
صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ مین معظم امور
ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری
نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم
کے لکہا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف
بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس
بات پر کہ زمانہ کبہی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع
ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بہی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین
کا جواز بہی اوسمین واقع ہوا سوا امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے
چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین
حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا
رکہتے تھے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ
ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کرکے فرمایا فیستفاد منہ فعل
الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من
اسداء نعمۃ ودفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

واى نعمة اعظم من نعمة بروزه و بروز هذا النبى نبى الرحمة فى ذالك
اليوم صلى الله عليه واله وسلم انتهى ابسکو ابن حجر مکی نے نعمتہ الکبریٰ
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ لیس فایدہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالی کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالی نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بھر بیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمہ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی معہذا سالانہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحتہ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفاء مین تحریر کیا روی ابن شیبة عن عباد
بن ابی صالح ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان
يأتى قبور الشهداء باحد على رأس كل حول فيقول سلام
عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار وقال وجاءهم ابوبكر ثم
عثمان رضى الله عنهم فلما قدم معاوية ابن ابى سفيان
رضى الله عنهما حاجا جاءهم قال وكان النبى صلى الله عليه
وسلم اذا وجه الشعب قال سلام عليكم بما صبرتم فنعم
عقبى العاملين انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

پس جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہداء
احد کے نزدیک آئے اور نہ کہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہیٰ رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہداء اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑھنا کر کے استدلال کیا ہے پس یہہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم والا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوے شاہ محی الدین دیلوری نے فصل الخطاب مین
لکہے ہین کہ یہہ حدیث یعنے یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہین اسواسطے
اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطور کے شاہ صاحب
موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علماء حدیث ابن جبیر را ضعیف گفتہ اند و
حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادۃ
و در المختار بنابران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداونی و قدوۃ
الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز
سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہا والدین ذکریا و دیگر اولیا
و علما این بلاد و اکثر دیار برای ادای حقوق آبا و اجداد و شیخ
و استاد اہتمام بر فواتح و اعراس داشتہ اند قدس اسرارہم انتہی
سبوط الرحمن علی قرن الشیطان مین مسطور ہے مولوی رفیع
الدین نے رسالہ نذور قرات اولیا مین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا
زمیندار برای صلہ و بِر بارواح میت و بہ نیت خوشنودی در رضا
بہ یکے علی التعیین بدہد و یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا
سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر حمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
مے فرستادند انتہی ایضاً فیہ مولانا عبد اللہ گجراتی کہ از اعاظم علماء
و صلحاء وقت خود و معاصر شیخ عبد الحق دہلوی اند در وصیت نامہ
خود نوشتہ تقیدات و تحقیقات در اوضاع و تراکیب ماکولات
و تعینات در مقررات فاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالح
است چراکہ معمول مشایخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال
ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است مقید بران بودہ

اند وحکم کرده اند بلکه بعضے از تراکیب کذائیه مشهوره که فاتحه ونیاز
فلان بزرگ باین طور وبراین چیز باید وقدر سایل وا وراد اکابرهم
نظر آمده مثل ترکیب توشه اصحاب کهف وغیره کو اصل لم معلوم نیست
فاما عمل بر ان مناسب است که داخل تجربیات در رقی که این قسم تخصیصات
بطریق صحیحه مرویست وفرقے نیست بیان آن واین در ظهور برکات نذر واما
درین تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات در تفسیر عزیزی در خواص
سوره بقره نوشته که از خواص مجربه این سوره است که در هنگام برآمدن
آبله هاے اطفال که آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشته ناشکسته این سوره
را بتجوید وترتیل بحضور طفلی که خوانده دم کند وطفل هم ناشتا ناشکسته باشد
بفضل الٰهی آن طفل را دران سال چیچک نه براید اگر براید سهل وآسان
گردد واسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست که وقت شروع قرائت
آن دو ونیم پاؤ برنج با شکر وجغرات بقدر حاجت مستحقے را در همان مجلس
بخوراند وبغیر زاهد ندهد وآن مستحق بحضوری قاری وطفل ندبور بخورد

سیف الجبار مین قول عبدالوہاب نجدیکا اور جواب علماء مکه
جو اوسکے رد مین باب نیازات مین ہے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی

قال الله تعالى وقالوا هذه انعام وحرث حجر لا یطعمها الا من نشاء
بزعمهم وانعام حرمت ظهورها وانعام لا یذکرون اسم الله
علیه افتراء علیه سیجزیهم بما کانوا یفترون وفی هذا بیان ما
علیه الناس فی زماننا فانهم یخصصون الاکلین فی نذورهم
وصدقاتهم ویحرمون بعضا کما لا یطعمون طعام الصدقة
للحداد بغیر من هو فی سلسلة ارادته ویخصصونه ملح

يذبحونه وما يجعلونه للعيد ر وس يخصصونه لاولاده ويجعلون
بعض الانعام لغير الله ويقولون هذه لمحمد وعلي وغيرهما
ولا يذكرون اسم الله عليها ويقولون هو لله ترجمہ کہا
نجدی نے کہا حق تعالی اور کہے وہ لوگ کہ یہ چارپائے ہین اور زراعت
کہ ممنوع ہے اوسکا کھانا عام لوگونکو نہین کھلاوینگے اوسکو مگر اون
لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چارپائے ہین کہ حرام کئے گئے
پشتین اونکے اور چارپائے ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
بہ باعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیوینگے ہم اونکو بسبب بناوٹ
اونکے یہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین
پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کھانے والونکی اپنے نذرونیا
ز وصدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کھلاتے
ہین طعام صدقہ حداد کا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ
ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی
اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید و عرس کے تخصیص
کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چارپاؤن کو واسطے
غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی
رضی اللہ عنہ اور غیرہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب
علماء مکہ قالوا ایہا الجاہل معنی الآیہ ان المشرکین قالوا ہذہ
الشاۃ الی ما جعلوا لالہتہم انعام وحرث حجر ای حرام
لا تطعمہا الا من نشاء یعنی خدم الاوثان والرجال دون

النساء والانعام حرمت ظهورها یعنی البحائر وامثالها لا یذکرون
اسم الله علیها فی الذبح وانما یذکرون الهتهم افتراء علیه
بان الله امرهم بذلک سیجزیهم بما کانوا یفترون فکیف
یکون بیان الحال من لم یعتقد الانبیاء والاولیاء الها
ولم یجعل الانعام لالهتهم ولم یقولون ان الله حرمها و
یذکرون اسم الله علیها فی الذبح اما تخصیص الاکلین
فی النذور وفی الصدقات فباختیار الناذر والمتصدق
والصدقة للمیت تبلغه وتنفعه ویسر بدفاکل حبیبه ومنتسبیه یکون
سببا لمزید سروره فالتخصیص لهذا السبب اولغیره من
غیر ان یقال امر حکم الله تعالی لا یدخل فی حکم الایة الم
تسمع ما قالت عایشه رضی الله عنها ما غرت علی احد
من نساء النبی صلی الله علیه وسلم ما غرت علی خدیجة
وما رأیتها قط ولکن کان یکثر ذکرها وربما ذبح شاة
ثم یقطعها اعضاء ویبعثها فی صدائق خدیجة اخرجه
الشیخان ترجمہ لکھے علماء مکہ نے کہ اے جاہل معنی آیتہ کی یہ
ہے کہ مشرکین نے لکھے اور اشارہ کئے طرف چاروپائے اور زراعت
کے کہ یہ حرام ہین کہ نہ کھاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنے خاد
مین بت اور مرد لوگ سوائے عورتون کے اور چارپائے ہین کہ حرام
ہے سواری اونکے یعنے سانڈ ہے اور مثل اوسکے کہ نہین یاد کرتے
ہین نام اللہ کا اوسیر وقت ذبح مین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو سبب
بناوٹ کے اللہ پر کہ اللہ تعالی ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالی اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیویگا پس کیسی ہوگی یہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیاء اور اولیاء کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گرداناجائے
پاے اور زراعت کو اپنے معبودان اور بتونکے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالیٰ اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح مین اوپر
لیکن خاص کرنا کھانے والونکا نذورین اور صدقات مین پس بسبب اختیار
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ دینے
سے خوش ہوتا ہے پس کھانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سبب سے یا بعیر اس سبب کے سواے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہہ حکم اللہ کا ہے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین آیا نہین سنا تو نے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیبیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجۃ
الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبہی
نہین دیکھی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بسا اوقات بکری ذبح کرتے پھر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستہاے ان
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہہ جاری ہے کہ کھانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑھتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکھا ہے کھانا سامنے رکھکر قرآن شریف کے سورے
وغیرہ پڑھنا جایز ہے اوسمین شرعاً کچہہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے **عوارف المعارف** مین لکہا ہے
وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن
یحضر بذالک الوقت حتی تتغیر اجزاء الطعام بانوار الذکر انتہی
ترجمہ اور تہے بعض فقراء کہ وقت کہانیکے کوی سورہ قران کا شروع
کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار
ذکر سے متغیر ہوویں اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے فتوی مین
تحریر کیا ہے دوم ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند وختم کلام اللہ
مے کنند و فاتحہ بر شیرنی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند
این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم وخلفاء راشدین نبود
اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ
احیاء و اموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے
مین لکہتے ہین کہ بعد از ان ختم قران وپنج آیۃ خواندہ بر ما حضر یا شیرنی
خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی تا اینجا ہم نصوص شرعیہ
سے کہانا سامنے رکہکر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑہنے کا جواز
ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے **در التنظیم فی فضا
یل قران العظیم** مین تحریر فرمایا ہے **سورۃ قریش من
قراء علی طعام یخاف منہ امن وکفی وجع الکلیتین** ترجمہ
سورہ قریش کو جسنے اوس کہانے پر پڑہا کہ اوس سے اوسکو
خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا درد گردہ کو امام نووی نے
اذکار مین تحریر فرمایا ہے **روینا فی کتاب ابن السنی عن
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی**

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہٰی ترجمہ یعنے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک آتا اے حق تعالی ہمارے واسطے برکت دے اور نگہہ رکھ ہمکو عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب مائتہ الفوائد مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال عند اکل الطعام اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار لم یضرہ ذالک ولم یک فیہ انتہٰی ترجمہ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللھم بارک لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دئے جاویگی اوسکو اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے ومما یذھب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان یدعو فی اول الطعام ویسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعتہ ترجمہ اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماریکو طعام کے بدلے کہ دعا کرے اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالی کے پاس کہ کردانے اسکو مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے روی البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن مسعود من قال حین یوضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمتہ وشفاء لم یضرہ ما کان انتہٰی ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء الخ اوسکو وہ طعام ضرر نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑہنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے کے لئے دعا کرنا بھی جایز ہوا اوسکا انکار غیر مسموع ہے معہذا احدیث شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فھو اقطع ترجمہ جو امر کہ شان دار ہوا در ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جاوے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس سے استدلال کرکے ہر امر مہم کی ابتدا مین حمد کرنا سنت ہونے پر تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے البتہ اولی و افضل ہے اور اوسمین جب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے رکھنے مین بھی مجذور نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل تھے ایک فرد خاص کو غیر جایز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبأ بہ انتہی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتوے مین تحریر فرماتے ہین طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند وبران فاتحہ و درود خوانند متبرک است وخوردن بسیار خوب است اور مولوی اسحاق دہلوی بھی اپنے فتوے مین لکھا ہے طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند وبران فاتحہ وقل ودرود میخوانند متبرک میشود وخوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق سیف الجبار مین لکھا ہے اور بھی مولوی رفیع الدینصاحب سے استفتا اس باب مین ہے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا در فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبد الحق وغیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحسنات است و تخصیص کہ فعل مخصص است باختیار او در روا است
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالحہ خاصہ و مناسبتے حقیقتاً ابتدا بظہور آمدہ رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب درمختار و صاحب قنیہ و دیگر
فقہا تصریح نمودہ اند و تخصیص آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدایق خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است و اللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمٰن لتنویر الجنان مین تحریر ہے در کتاب اور جنید ہی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ تمر یابسۃ ولبن
الناقۃ و خبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقرء الفاتحہ مرۃ و سورۃ الاخلاص ثلاث مراۃ وقرأ اللہم
صل علی محمد انت لہا اہل وہو لہا اہل فرفع یدیہ و مسح
وجہہ فامر ابا ذر ان یقسمہا وقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ثواب ہذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی خدمت مین خرماے خشک اور شیر و نان جو حاضر کرے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھ دئیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھکر یہ صیغہ درود کا پڑھے اللھم صل علی محمد انت لھا اھل الخ پھر حضرت نے دست شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرہ شریف پر ملے اور حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کر دین اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے آنچہ می گویند کہ اموات لیاقت تملک ندارند تا چیزے نذور و صدقات بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور و زکوات و صدقات است کہ براے خود خمس و نذور و صدقات و کفارات مقرر ساختہ مقصود ازان غربا پروری و فقیر نوازیست و ہمچنین انبیا و اولیا درا نظر بر نفع رسانی خلائق است نہ فایدہ ذاتی خود پس چونکہ دران نفع فقرا و مساکین است و خدا و رسول خدا آن را جاری کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی یہ کلام مولانا کا شعر بہ سر دقیق و مشعر بہ ثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ کو جیا اور مُردا مثل اپنے فریق نجدیہ وہابیہ کے جانتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتاً اور صفاتاً فانی بذات حق و صفات حق ہین اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہو گئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات ہمارے ہے نہ ممات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات بھی وہ لوگ زندہ ہین بلکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت عالم برزخ مین زائد حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فاذا مات انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجہ فلیلتحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ اللہ ونصر حزب اللہ وربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم وربما اشتہی بعضہم الصورۃ جسدیۃ اشتیاقاً ناشیاً من اصل جبلۃ ففرع ذالک بابا من المثال واختلفت برقوت منہ بالنسمۃ الہوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضہم الی مطعوم فامل فیما اشتہی قضاء لشوقہا انتہی ترجمہ پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہین اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھ ملجاتا ہے اور اونہین سے ہو جاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام ہوتا اور بھی مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین وہ لوگ واسطے بلند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرتے گروہ خدا کے اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعض اونمین سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہ شوق اوسکا اصل طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہ شوق اوسکا دروازہ عالم مثال کا کھولتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اور اوسی کتاب مین تحریر ہے واذا مات الانسان کان للنسمۃ لنشاۃ اخری فیتنی فیض الروح الالہی فیہا قوت تیما انتہی من الحسب

المشترک تکفی کفایۃ السمع والبصر والکلام بمدد من عالم المثال
ترجمہ اور جسوقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جانکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے پس فیض روح الہی اوسمین قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایۃ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
سکے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکہا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را از اعمال ایشان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت تواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل و بدنی کار میکنند
و مصدر افعال حیوانی و نفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ مین تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور مین مثل تصرف احیا کرتے ہین اونمین سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہین اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہین کہ لوگون نے صالحین کو اپنے قبور مین بچشم خود زندہ دیکہے ہین کتاب
بشری الکئیب بلقاء الحبیب مین تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباءہ علی قبر وھو
لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمھا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے انہون نے
کہ بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر نصب کیا
اور انہون نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس ناگاہ دیکھے انہون نے ایک
انسان کو کہ اوسمین سورہ ملک پڑہتا ہے یہان تک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دئے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن مندہ عن طلحۃ عن عبد اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی
اللیل فاتیت الی قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام فسمعت
قرأۃ من القران ما سمعت احسن منہا فجئت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذالک لہ فقال ذالک عبد اللہ
الم تعلم ان اللہ قبض ارواحہم فجعلہا فی قنادیل من زبرجد
ویاقوت ثم علقہا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت
الیہم ارواحہم فلا یزال کذالک حتی اذا طلع الفجر ردت
ارواحہم الی مکانہا التی کانت فیہ ترجمہ روایت کیا ابن مندہ
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو تھا مقام غابہ مین تھا پس پایا مجھے شب پس آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمر بن حزام کے پس سنا مین نے قرأت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اس کیفیت
کو فرمائے حضرت نے کہ یہ عبد اللہ ہے ایا نہین جانا تو نے کہ حق

تعالی ارواح مومنین قبض کرکے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین
رکہتا ہے پہر اوسکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پہر جسوقت کہ شب
ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پہیر جاتی ہین پس اسیطرح
رہتے ہین پہر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاے پر پہونچ
جاتے ہین کہ جس جاے تہے واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابراہیم
بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون فی الحسیر
بالاسحار قالوا اذا مررنا بحیال قبر ثابت البنانی سمعنا قرأۃ
القرآن ترجمہ روایت کیا ابو نعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبد الصمد
المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجہے اون لوگون نے جو
گذرتے تہے مقام حسر مین قصہ کہتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ
جسوقت ہم مقابل مین قبر ثابت نبانی کے گذرتے قرأت قران کو
سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمۃ بن شبیب قال سمعت ابا
حامد الحفار وکان ثقۃ ورعا قال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ الحفار
نصف النہار فما مررت القبر الا سمعت منہ قرأۃ القرآن ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہا اونہون نے
کہ سنا مین نے ابو حامد قبر ساز سے اور تہا وہ شخص ثقہ اور پارسا وقت
کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف
روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے
قرأت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمۃ قال یعطی المومن
المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے
کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

پڑہتا ہے وہ اوس سے واخرج ابن مندہ عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبراً ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجہ
الی القبلۃ وعلیہ ازار خضراء وحولہ فی حجرہ مصحفاً یقرا وفیہ
ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کہودے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکھا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہ بند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گود مین اوسکے قرآن ہے کہ پڑہتا ہے اوسمین واخرج
ابن مندہ عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحاً ورعاً قال حفرنا قبراً فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیہ
فاذا انا بشاب حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الرائحۃ جالساً
متربعاً وفی حجرہ کتاب مکتوب بخضرۃ احسن ما رأیت من الخطوط
فھو یقراء القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیمۃ قلت
لا فقال اعد المدرۃ الی موضعھا فاعدتہا الی موضعہا ترجمہ
ور روایت کیا ابن مندہ نے ابو نصیری نیشاپوری قبر ساز سے
اور تہا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کہودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹہا ہوا چار زانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکہی ہوی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تہا اور
وہ قران پڑہتا تہا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

آیا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا اونے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر ونقل السہیلی فی دلائل النبوت
عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان فانفتحت طاقۃ فاذا
شخص علی سریر وبین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ
خضراء وذالک باُحد وعلم انہ من الشہداء لانہ رای فی
صفحۃ وجہہ جرحا ورد ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی نے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جاے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکایک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو اوسکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو اوسکے باغ سبز ہے اور یہہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہیدونسے ہین اس واسطے
کہ اون صحابی نے اوسکے جسم پر زخم دیکہا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر مین وحکی الیافعی فی
روضۃ الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرت قبر الرجل
من العباد فبینما انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنۃ من لحد قبر یلیہ
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیہ ثیاب بیض وفی حجرہ مصحف
من ذہب مکتوب بالذہب وہو یقرء فیہ فرفع راسہ وقال اقامت القیامۃ
رحمک اللہ فقلت لا فقال رد اللبنۃ الی موضعہا عافاک اللہ
فرددتہا ترجمہ اور حکایت کیا امام یافعی نے روضۃ الریاحین
مین بعضے صالحین سے کہ اونہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین سے پس وقتیکہ مین لحد کو درست برابر کرتا تہا یکایک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اونکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف اوسمین تلاوت کرتے ہین پس اونہون نے
اپنے سر کو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ ایا قیامت قایم ہوی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جا پر پھیر دے حق تعالے
تجھے عافیت دیوے پھر مین نے اوس خشت کو اپنی جا پر پھیر دیا
وقال الیافعی الیمنی وبیناعمن حفرالقبور من الثقات انہ حفرفاشرف
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبر ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایت
کئے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے ہے کہ اوسنے قبر
کہودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچے ایک نہر جاری تھی پس اوسکو
غش اگیا اور اوسی غش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر نکالے
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسندہ من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
ویلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین بن الشہران
نے اپنے فوائد مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرأت
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا واخرج ابن ابی الدنیا وابن
مندۃ عن عطیۃ العوفی قال بلغنی ان العبد اذا اتقی اللہ
ولم یتعلم کتاب علمہ اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثیبہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایۃ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن واخرج
عن یزید ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیۃ العوفی سے کہا انہون نے کہ پہنچی مجھی یہہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جسوقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکھا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکھا دیگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوسپر ثبات کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے واخرج سعید بن منصور
عن علیۃ بنت حصبان بن حنیفی الغفاری صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص قالت فلما اصبحت من الغد من یوم وفاتہ اذ نحن
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی ھو تبدل من عند اللہ
لباس احسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیۃ دختر حصبان بن حنیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلعم

علیہ وآلہ وسلم سے کے ہین کھے اونہون نے کہ میرے والدنے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین مجھے کفن دیو کھا اونہون نے کہ
جب مین نے دوسری صبح کیا جو قمیص کہ اوسکو مینے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الارواح علی اربعۃ اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدھا وتصور مثل صورتھا مثل المشک
والکافور وتکون فی الجنۃ تاکل وتشرب وتنعم وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح الشھداء تخرج من
جسدھا وتکون فی اجواف طیر خضر فی الجنۃ وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح عصات المومنین
تکون بین السماء والارض فی الھوی وارواح المطیعین
بریاض الجنۃ لا تاکل ولا یتمتع ولکن ینظر فی الجنۃ واما ارواح
الکفار فھی فی سجین فی جوف طیر سود تحت الارض السابعۃ
وھی متعلقۃ باجسادھا فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منہ کالشمس فی السماء وحرھا فی الارض انتھی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار وجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کے ہین کہ اپنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک اور
کافور کے اور رہتے جنت مین کھاتے ہین اور پیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا رہے لیتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

نکلتے ہین اور شکل مین پرندہاے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب
کو طرف قنادیل کے کہ زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح
گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین معلق رہتے
ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغون مین رہتے
ہین مگر کہاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین
لیکن جنت مین دیکہتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ
مین شکم مین سیاہ پرندونکے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور
وہ متعلق ہین اپنے جسدونسے پس عذاب پاتے ہین جسد اور دردناک
ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے
اور حرارت ا وسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا
تمام ہوا فوایح المسکیہ فی توا المکیہ مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اہل الحق ارباب الکشف
والشہود ثم انہ سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء و
یسمونہ اصحاب الافکار الہیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والصلاحیۃ
فتقبل منہ کل شئی فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ
فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاہر
فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالہی و من الہباء و
جد عینہم عینہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناس الیہ
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین
علیہم السلام ومن تابعہم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور بہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب عم نے اور سوائے
اونکے ارباب کشف اور شہود سے بہ تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی تجلی فرمایا
ساتھ نور اپنے اس روشنی پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار یعنی
حکما دہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر ہر اوسمین ساتھ استعداد اور
صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی بیچ اس روشنی
کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا
اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوے حضرت
سردار تمام عالم کے تمامہ اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک
حضرت کا اس نور الہی سے اور اس روشنی سے پایا گئی ذات اون
عالم اور ذات حضرت کے اولاً اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق
تعالی ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ ہین جو اسرار انبیاء اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ
کہ حضرت سے مناسبت رکھتے ہین صالحین سے اور اولیاء اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظہر محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وکان لہ فی کل جزء من اجزاء الزمان حکم اجتمع
فیہ بظہورہ فافہم ہذہ المعانی الغریبۃ والمعانی العجیبۃ التی انتہی
ذکرناہا لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ترجمہ
پس ظاہر ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے
بیچ ہر جزو کے اجزاء زمان سے حکم کہ جمع ہوے حضرت اوسمین اپنے
ظہور کے ساتھ پس سمجھ تو اسی معانی غریبہ کو اور مبانی عجیبہ کو کہ ذکر
کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اونکے واسطے قلب سلیم

ہو یا ڈالا گیا سماعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب مین
تحریر ہے اعلم ان اصل الارواح ہو روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فہو اول الاباء روحا و آدم اول الاباء جسدا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد ہے
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس حضرت اول ہین سب باء کے از روی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہین از روی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود در دوغمش بایہ شادی و خوشی گرچہ صد مرحلہ
دروست زپیش نظرم وجہہ فی نظری کل غدات وعشی قسم بہ ازش
چہ کنم او عربی من عجمی لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی بہ صلحت
نیست مرا سیری از ان آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش نہ من مست مپرس ذوق این می نہ چشی بہ خدا تا
نہ چشی جامی ار باب وفا جز رہ عشقش نرود سر مبادت گر ازین راہ
قدم بارکشی فصل سیوم بیانمین فوائد عرس سید الانام
و اولیاء ائمہ الکرام کے یعنی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و
اولیاء امتہ صلوٰاتہ والمتبہ مکررت ماتکررت الدہور والا
یام بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولونکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہم اوس سے قلب کو تمہارے اور آیا
تمہارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیونکے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فواید مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام رکھے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منیر لکھتے
ہین کہ کہے ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہ
ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلد ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور جائز ہے کہ اظہار تجمل او زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور کہے عبد اللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اوسکو
ایک فرزند صالح تھا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوائے ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھ نہ تہا اور وہ دینار دہاگہ کاتنے کر حاصل کی تہی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تہا کہ یہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قرآن اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اوسکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص نے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہ جوان بھی اونکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی نے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہ جوان بھی ایک محل مین
اونمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تہا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اونکے دروازون پر خادمین ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان نے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام نے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان نے صبح کیا اور صرف
کیا اوس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقرا کو جمع کیا کہ وہ ذکر الہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بھی خوش ہوئے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبھی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت باجمال ہے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اوسکی دست بوسی کیا اور اوسکی والدہ نے اوسکے سر کو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کرے تحقیق کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہہ لباس دیا
اوس جوان سے کہا کہ یہہ فرزرگی تجھے کہانسے آئی اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے مولود سید الاولین والآخرین کا کیا
اوس دینار سے کہ تجھی سے میراث پہنچی تھی اور یہہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کذا فی ترغیب المشتاقین لبیان منظوقۃ السید البرزنجی زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکھا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکانمین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تھے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تھے اور حمد کرتے تھے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمایے کہ تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونہون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کرتے تھے پہر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوگی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص
تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے
ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے
ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ
نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے
کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم
واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راوی
کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس وہ دونوں زن و
شوہر سو رہے پس زوجہ یہودی نے دیکہا خواب مین کہ ایک مرد
جمیل صاحب مہابت اور عظمت مکانمین اوسکے ہمسایہ مسلم کے
تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اونکے
اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم اور تکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ
نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین
وہ کہے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکانمین اسواسطے تشریف
لائے ہین تاکہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرماوین
اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت کے ولادت شریف کی خوشی کئے ہین
پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی آیا وہ کلام فرماوینگے جب
مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی کہے کہ ہان تو اگرچہ کلام آپ
سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے
پاس حاضر ہوکر پکاری کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب
مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہو اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنون مین
ہون پس فرمایا حضرت نے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین نے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین نے جان لیا کہ حق تعالی تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہو اور آپ خلق عظیم رکہتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پہر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خوابکے جو اوسنے دیکہا جب وہ یہودیہ نے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکہا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کر رہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ نے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جنکے ہاتھ پر مسلمان ہوی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت نے اوس سے کہی کہ کون شخص تجھے یہہ بہید ظاہر کیا اور
کون شخص تجھے یہہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر نے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون نے مطلع فرمائے کہ جنکے
ہاتھ پر مین نے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشائخین کبار سے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین
دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دستر خوان بچھا
ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ اوسپر لا لا کے رکہتے جاتے ہین اور
وقت رکہنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام
اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بہی اوس دستر خوان
پر حاضر ہے مگر حضرت ابہی تناول شروع نہین فرمائے بلکہ منتظر ہین
ایک طعام حاضر ہونیکے تہوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال
ایک شخص نے حضرت کی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا
کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا
ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تہے وہ طعام آتے ہی
اوسی طعام سے شروع فرمائے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے
دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھ کر نہایت تمنا ہوی کہ مین بہی
اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ
طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوے جسقدر مقبولیت
اوس دال روٹیکی ہوی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھہ کر
اوسمین سے مجھے عنایت فرمائے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین
یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذائقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس
اونہون نے جب صبح کیا اون مرد اور اوسکے والد کا اور وطن
کا نام سنکر یاد رکہہ لئے تہے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کر کے اونسے ملاقات
کئے بعد گفتگوے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم
جو طعام حضرت کی خدمین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجھے بہی مشرف کرو
کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد
نے اس بات کو سنے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہہ بات
تمہین کیسی معلوم ہوئی اور یہہ سر مخفی تمپر کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان
کئے کہ مین مزدوری بقدر کفاف ہر روز کی کیا کرتا ہون اور عادت
میری یہہ ہے کہ جو کچہہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام بالطہارت
تیار کر کے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ
گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر تمنے جب
وہ طعام چاہا ہے آج مین نے نیت صوم کر لیا اور اپنے حصہ سے
تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہود
طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا
اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پہر
وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین نے وہی لذت اور ذایقہ پایا جو
حضرت کے دستر خوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا
کہ جو راز کہ فیما بین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری
زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرمائے
اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے
وطن مین واپس ہوئے در روایت عیسیٰ بن عبد اللہ آوردہ گفت
وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و ناله میت شنیده میشود و چند
روز است کی اورا دفن کرده اند در باب الاترخ شیخ فرمودند که او
خرقه حق پوشیده عرض کردند نمیدانیم گفت وقتی در مجلس ما آمده گفتند
نمیدانیم گفت وقتی از طعام ما خورده گفتند نمیدانیم گفت وقتی
پس ما نماز گذارده عرض کردند نمیدانیم فرمود مقصر اولی تر بزبان
کاری وساعتی سر در مراقبه کرده اثر هیبت و وقار در بشره مبارک
ظاهر شد بعد ازان فرمود که ملایکه می گویند او وقتی روی مبارک تو
دیده کمان نیک بر وحق تعالی بسبب ان رحمت کرد و بعد ازان
بر سر قبر او رسیدیم هیچ ناله و فریاد شنیده نشد صاحب مناقب گوید
درویشی عارفی بطریق سیاحت سیرکنان بشهری رسید که نه انجا
حکومت حاکمی و فرمان سلطانی بود بلکه تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی
صلی الله علیه واله وسلم نرسیده بود و مردمان انجا را رسم بود که در روز
چارشنبه بر سر تالاب رفته غسل نموده در روز پنجشنبه در دیگی کلان که
نزد آن تالاب نصب کرده بودند هر یکی بقدر میسر خود آرد گندم
وشکر و روغن زرد دران دیگ جمع می نمودند بعد ازان درین
دیگ را بسته حلوا می پختند و همه مردمان انجا گرد آمده قسمت میکردند
چون آن درویش دران دیار این معامله معاینه کرد از یکی ازانها
پرسید که پرستش بچه نوع است که شما میکنند او گفت پرستش غیث
این روز بزرگی است که بعد از خدا از هیچ بزرگ غیث ما یان روز
اوراانگاه میداریم و بنام او حلوا می پزیم درویش گفت نام آن
بزرگ چیست گفت نام او خدا یکی از کبار ما میداند و می خواهد بگفت

درویش از و پرسید او گفت تا بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیریم چون
روز چهارشنبه غسل خواهیم نمود آنوقت اگر بپرسی خواهیم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنها بآب تالاب آمده غسل
کردند درویش از کبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را وا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبد القادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از متبعان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز چهارشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتواند آمد
و حکم رانی نتواند نمود از آنمدت تا این وقت پاس روز چهارشنبه و
حفظ آداب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسیده اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله و سلم راوی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بان مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگ تر است بلکه این بزرگ را نیز مثل یکی
از دست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان است بعد از ان آنگروه بحضرت سرور کاینات

خلاصه موجودات اشرف مخلوقات ایمان آورده‌اند و از طریق محمدیه استفسار نمودند
پس کلمهٔ توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس به کلمهٔ
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکی شیخ ابوعمرو عثمان صیرفینی دوم شیخ ابومحمد عبدالحق حریمی که
گفتند وقتی ما پیش شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه‌شنبه سوم از ماه صفر سنه خمس و خمسین و خمسمائه پس برخواستند
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز بگزارد چون سلام نماز باز
داد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا پرتاب
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت بزد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه آنهم از نظر غائب شد بعد از آن شیخ به نشست هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ به پرسد که این چه بود بعد از بست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذری از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان یکمن حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقداری زر و
دو قبقاب بشیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجا است گفتند ما میرفتیم روز
سه‌شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر تاراج
کردند و بعضی را بکشتند و تمام اموال را بالغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبدالقادر رضی الله
عنه را در آنوقت یاد میکردیم و در دل می‌آوردیم در حال برای شیخ
نذر کردیم همدرین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را درگرفت و دیدیم ایشان سخت مضطر گشته نزد ما آمدند گفتند بیائید ببینیم که
طائفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

چہ مصیبت رسید رفتیم و دیدیم کہ ہر دو متقدم ایشان مردہ افتادہ اند و آن
ہر دو قبقاب با آب تر نیز در یک ایشان داشت پس ایشان مالہا سے ما
بما باز دادند و گفتند ان لھذا الامر شیئا عظیما گذا فی در الدارین بعض
مشایخین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ
ہین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ ہین ہوا حال
اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پھر
اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکے مغفرت ہوگئی
اور سب اہل قبور براحت و آرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی
ارواح کے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا
کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کسینے اپنی مکانمین ادا کیا تہا
استخوان اوس طعام صحن مکانمین گرے ہوئے تہے کوے نے
اوسمین سے ایک استخوان لیجاکر اوس مقبرہ ہین ڈالا پس برکت سے
اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم و مغفور
کیا یہہ غلام حضرت کا ایک بار نیت کیا کہ ظروف مسی پخت کیوا کسطے
وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بغداد
شریف مین بہیجون مگر از لوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پہر تہوڑے
عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک ہے لاحق حال ہوا یہان
تک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بازدیاد
تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی
عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہ امر نسبت
فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہئے کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجھے

اپنی نیت جو وقف ظروف کی یاد آگئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادائے
نیت کا کیا پس بمجرد اس امر کے صورت صحت نمودار ہوئی اور بفضل
خدا ابغا آیت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفا کلی حاصل ہوئی حضور
افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا
اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول پہنچا خدمت نیازات کی جکو تفویض تہی
اونہون نے تامل کیا کہ اس حالت و رنج والم مین فرد نیازات کی واسطے
حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت
معہود سے کچھ تاخیر پیش کرنہین فرد نیازات کے وقوع ہوئی بکمال
عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی
ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی
طبیعت پرملال دیکھکر پیش کرنہین فرد نیازات کے جرأت نہین ہوسکی
حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد
سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر مضاعفت
عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے
خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تہوڑے عرصہ کے
بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوئے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجائے
اپنے والد کے تخت نشین ہوئے ایک اہل خدمات سے بقایا اونکا
سرکار پر مبلغ کثیر باقی تہا مگر اوسکے ملنے کی کچھ شکل نہین تہی ہرچند انہون نے
دست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینے کی نہ تہی
پہر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم بقایا ہمی

ملے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی گذرانونگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر ہوے کہ سرکار نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف رقم آیندہ دینے کا وعدہ کئے پس چاہیئے تہا کہ جو کچھ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف گذرانتے بلکہ انہون نے ایک نہایت قدر قلیل رقم نیاز شریف کے واسطے نکالے پھر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس نمود ہوے یہانتک کہ اونکا گہر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ مغفرت مکانکے جو عمدہ صاحب خیرات کثیرہ تہے اور ایک بڑی رباط اونکی مکہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت علیل ہوے اور اطبا اونکے علاج سے عاجز ہوے یہانتک اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت اعضا کی ساقط ہوگئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکانکی اون محل کے حال پر توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوے اور جبکہ مایوس علاج سے ہوے طرف دعا کے حضور نے متوجہ ہوے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمائے آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر القادری قدس سرہ کے خدمت مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور اسباب مین استمداد دعا کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے خلوص عقیدت ہے تم حضرتکے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی عنایت اسباب مین ہوجاوے تو حصول مقصود مین کچھ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ مین حضرت کی جناب مین بدل و جان متوجہ ہون شاہصاحب
علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے
اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے
تمکو بھی چاہیئے کہ اپنے حسب مقدور حضرت کی نیاز شریف گذرانو پس حضور
نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سوا سو روپیہ کی داخل کیا جاوے پس بمجرد
حکم عالی تہوڑے ہی عرصہ مین وہ شیرینی داخل ہوی حضور نے شاہصاحب
علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرماؤ
پس شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت
بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ
رکھتے تھے نبض ساقط تہی اور آثار ردیّہ سب نمودار تھے جبکہ شاہصاحب
موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوے سب اطبا تعجباً متبسم ہوے
یعنی یہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار
ردیّہ اسوقت موجود ہین پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہصاحب
نے ایدہر اپنے منہ پر ہاتھ پہیرے اودہر مریض کو افاقہ غشی سے
حاصل ہوا اور محل مین حضور پر نور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا
ہوا اور تہوڑے عرصہ مین افاقہ کامل حاصل ہوا یہ تہوڑا مشتے نمونہ
از خروارے فواید نیاز شریف کے بیان کئے گئے ورنہ کرامات
محبوبیہ کا حد و احصا نہین اسواسطے لکھتے ہین کہ امامتہ بنعت حد التواتر
اور بھی لکھتے ہین کہ امامتہ کقطر الامطار انا لنا اللہ من برکاتہ آمین خاتمہ
بیانمین اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی ان الذین فرقوا دینہم

وکانوا شیعاً تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ
ہوسے کتاب سیف الجبار مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ قران اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق
اور صراط المستقیم راہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی ہے
موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت
کرنا چاہئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیہ تک
مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین
طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ
اختلاف رحمت تہا شقاق اور اختلاف ملت نہ تہا آخر خلافت حقیہ مین خارجیون
نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت خاتم
خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضی کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھہرایا
نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوسے پہر معتزلی ظاہر ہوسے
غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے
نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بد مذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ
جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اونکے اطباع
کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالی کے فضل وکرم
سے جیسے اب تک اوسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت اور سواد اعظم
امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری
دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب و تنبیہ لسانی
اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الٰہی کے الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم ہم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو انکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج ہو رسواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اتنگ ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سردست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے دہوکہ کہن
مین پڑے ہے ہین سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین کہ سلطان عبدالمجید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بہتیجے نے اوسکی جاے پر جبر اً تخت نشین ہوا اور
سلطان روم کے فرزندونکو اور اکثر امراء سلطنت کو کہ اوسکے فرزندکے
کے ہواخواہ تھے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت کے خود حاکم ہوگئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
مکہ معظمہ شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
اوس ملک کا چندان حصول نہ تہا ہر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کروڑہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور اہل خدا
کو اور وہانکے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتا
اور فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہانکے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

بہ آرام تمام ستھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل
پڑ ہگیا مفسدون سنے ہر طرفسے سر اوٹھایا عبد الوہاب نام ایک
رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تہا اور آبا اجداد اوسکے علم ظاہری
مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ
ستھے اور اوسکی خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبد الوہاب
نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا اور
یہہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کر کے حرمین
شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار
ہے اپنے تصرف مین لیجئی جب یہہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا
اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان
ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے
خراب حال ہین یہہ صلاح ٹھیرا کر عبد الوہاب مع اپنے عزیزون
قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا
تھا خوب مشغول ہوا اور خلائق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب
مطیع کر کے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور بڑی آدمیونکو اطراف
و جوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع مین واسطے
احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے
اور بادشاہ روم و شام صرف برائے نام ہے حقیقت مین
حکم اوسکا ذرا بہی نافذ نہین اوسکو بادشاہ کہنا جہوٹ بولنا ہے
خصوصًا خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا کہ جہوٹ کہنا عین عبادت
مین ہوتا ہے بڑا گناہ ہے چاہئے کہ سب ملکر ایک شخص کو سردار

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین ہے پہلے
اون لوگون ہمنے جو ملے ہوے تھے پہر سبھون نے کہا کہ سیوا ے
آپکی ذوات شریف کوئی اس کام کے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پہرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیر المومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تہا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت و جماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کہ اوس مذہب کے روسے وہ کافر ٹہیرین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیون سے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھ اپنے دلسے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چہوٹے بیٹے نے اوسمین بڑہا کر کتاب التوحید نام رکہا اور پہر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصاً
رہنے والے حرمین شریفین کے تا کہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جایز
ٹہیرے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بہیجے حاکمون نے ظاہر
کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اخبث وزیر اوس
عاقبت نا محمود نے بنام نہاد زیارت کعبہ ۱۲۰۳ ہجری اور آخر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی ہیبت کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی کیا سا کنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اونکے آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے واقف حال ستہے اونہون سنے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اون لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور شام سے طلب کیجئے یا قبایل عرب کو جمع کرکے اوسکا بندوبست کیجئے کہ اونکا یہان آنا اچہا ہنین شریف نے اوسی پہلے حال سے اونکے دہوکا کہا کے کہا کہ معاذ اللہ خانۂ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکون اور کنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات سنکے اس عرصہ مین خبر آئی کہ مسعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون کا قتل اور مالونکی لوٹ ہو جاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ مسلمان سنت پر چلتے اور تقویکا دعوی رکہتے ہین ایسا بڑا گناہ اونسے کیونکر سرزد ہوگا یہان بہی قیل وقال ستہے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل مین کہ میقات نجد ہے آپہونچے ونا سنے مکہ کو چہوڑکر طائف کو دوڑ مارے اور سبب طایف کو چار طرفے گہیر لئے اور جو سامنے آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چہوٹا اور کیا بڑا سبکو شہید کئے اور مسجد عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سے زمین کے برابر کر دئیے اور تمام مال و متاع پر تصرف کرکے گماشتے اپنے چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی تہی کہ کچہہ بچے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان سے گئے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد بلانیکی
مہلت کہان اور کتاب التوحید بہی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چارون
مذہب کے علماء باجماع ثابت مہر فتوی دیئے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۲۱ ہجری
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوے اور فوج نہو نیسے ڈری
مگر ابہی تک اس شبہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہوا ور بہی یہہ گمان تہا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہر چند ہر چند عرض کیا کہ یزید اور حجاج اور
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بھی کلمہ گو تہے اور حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طایف سے ظاہر ہوگیا اسپر بہی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بہی اہل شہر سے متفق ہوے اور شریف
سے اذن چاہے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پر ہرگز نہ دونگا اس تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوے اور لوٹ کرتے
ہوے داخل حد حرم ہوے اوسوقت شریف کو اون خبیثونکی خباثت کا
یقین ہوا مگر سوا بہاگ جانیکے کچہ چارہ نہین دیکہا اپنے غلامونکو لیکر
جدہ کو چلے گئے اور وہان کے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی
پناہ سمجھکر آبیٹھے نجدی بدین نے اونکے بغیر کہ اونسے کوئی مقابلہ کرتی
چارون طرفسے کمال سفاکی اور ریلہ کی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے وہ
لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور
مقام ابراہیم مین دبے ہوے تھے اونکا بھی پاس نکیا انا للہ و
انا الیہ راجعون حجر اسود تک اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بھی بہ
صدمات زدوضرب کے شق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے
کارخانون اور نذور کا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بھی نچھوڑا جب حکم
دیا کہ اہل مکہ پہاڑونسے آنکر اپنے مکانونمین آباد ہووین مگر جنکے ہاتھ مین
ہتیار ہووے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام
عالم مین معتبر اور مشہور ہو کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا
کیا بڑا جسکو کہان پاوو وہان قتل کرو پس اس حکم کے مشہور ہونیسے اہل
بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوی آوارہ ہوے اور جو اون اشقیا
کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھرونمین آئے دیکھے کہ مکان
سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تھوڑی سی
فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوے جو قتل اور غارتگری کہ
مکہ معظمہ مین کئے تھے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر وثنا
قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب
مسمار کر دئیے پھر روضۂ مقدس کے جانب متوجہ ہوے کہ نام اوسکا
صنم اکبر یعنے معاذ اللہ بڑا بت رکھے تھے اور ارادہ ہدم روضہ منورہ

گاڑ گئے اور ایک جماعت روضۂ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کھولے فی الفور ایک
اژدہا کے پھنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہو گئے الحاصل وہان
ظلم و ستم سے پیٹ بھر کے تمام اسباب و سامان نقد و جنس مکہ معظمہ مین
لاکر اپنی جماعت مین شریک ہوئے پھر وہان سے پاؤن پھیلائے حجاز
اور بغداد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوج سے خالی تھے قتل اور
لوٹ کیا کربلائے معلا مین بھی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تھا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تھے مگر شریف کو بھی باہم
آنیکی قدرت نتھی اس حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرح کا فتنہ تمام
ملک مین تھا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بدفکر اور بے عقل تھا بسبب
عدم شکوہ و شوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکرسکا اور بہ باعث
شور و فساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت بھی نہ تھی
اس عرصہ مین سلطان مصطفی خان رابع خلف سلطان عبد الحمید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئین ماہ گذرے
تھے کہ مصطفی بیرقدار نے سلطان مصطفی خان کو قتل کیا جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد الحمید خان کہ مرد باخدا تھا بادشاہ ہوا
کسیقدر سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بھیجا اوسنے آنکر ایسا تدارک کیا کہ نام و نشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تھے سب لاکر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کردیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجدیہ نے منہدم کردیا تہا اب
نئے بنانیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سواے راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچھ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ وہ دو شہر ملک یمن مین ما بین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچہہ مارے گئے اور جنگلو نمین بہاگ گئے
اسہی عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوے اور اونکے فرزند
سلطان عبد المجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اونپر متصرف ہوگیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پاشا کی روانہ مصر ہوی اور فوج سلطانی بنا در تک نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سیدون ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا او
اور مکانون کو فوج سے خالی دیکہ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہوگیا عجب طرح کا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان لکہتے ہین کہ راقم نے ۱۲۵۵
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آنے سے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

کے جہاز لوٹ لئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالآخر
اون سبکا استیصال ہوگیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام و یمن وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سواے چند گنوارونکے ایک چھوٹے
سے جنگل صحراے یمن کے کہ نام اوسکا قبیلہ اسیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کرسکتا یہہ حال ہے عرب کے بیدین والونکا اور ہندوستان
مین اس دینکے پہیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل کے فکر مین حدت
اور طبیعت مین مذہب سے بیقیدیکی رغبت پہلے سے تہی بزرگ اونکے
اس سبب سے اونسے ناراض تہے شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تہی
حرم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کرکے قابض کردیا مولوی اسمعیل کو کچھہ
نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگ نہین رہا کہلے بند ہوے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہونے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو فاسق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تہوڑا شاہ جہان آباد مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پہیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بہی صحیح نہین بول
سکتے حنفے کو چپے اور شین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکیطرف خطا اور گمراہی کرنیمین کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکھا ہے و لیت شعری کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقوله عن النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد
فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ
ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جائز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع
کے اون روایتونکے طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ
صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئی امام کے قول کی خلاف پر اگر ایسے
امام کے قول کو نہ چھوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے امامونکی
تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہئیے وہ یہہ ہے کہ بعد گذر جانے زمانہ اصحاب
کرام کے حدیث کے روایتونمین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور
اور راویونمین اچھی برے ملگئے یہان تک کہ بدمذہب لوگ بھی جیسے
رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف
ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون
مین بھی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچھہ معنے کہتا ہے دوسرا
وہی حدیث ہے اور مراد ٹھہراتا ہے اللہ تعالی نے خاص خاص بندونکو
توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت
کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی متقدم اور کونسی
موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر
عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سو اونہون نے اسطرحکی ہر ایک
بات کو جیسا چاہئے خوب تحقیق کرکے ایک امر منقح لکھدیا اور صورتین مسئلونکے
پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن و حدیث مین اونکو قرآن و حدیث سے نکالا
اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل نہ تنہا اون لوگونکی پیروی کی اسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب چاہا
جس کسیکی چاہے اسکی پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مسئلہ مین کسیکی
محض دین مین کھیل ہے ایک چیز کو کبھی حرام کہے کبھی حلال کبھی مکروہ
جانے کبھی مباح ایک صورت کے دو مقدمہ مین کبھی مدعی کو حق دلاوے
کبھو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانہ مین اور قریب قریب مین اوسکے بہت
مجتہد تھے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اونہین چار مذہبونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہیے ویسا واقع
وسایر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر مین لکھتے ہین کہ جہہ فرقونکی اطاعت
خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب مجز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ
فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکھو مولوی اسمٰعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹھہرایا کہ اماموںکے وقت کے بعد سے آجتک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابونمین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکھکر تقلید کو چھوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ تحقیق
حدیث کی جیسے کہ امامونکو تھی حدیثکے کتابون جمعکرنیوالون کو تھے اون
کتابونکے دیکھنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کا کام کیواسطے ہر ایک
شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرحکے باتین جو ضرور رہین اور اصول
کے کتابونمین بتفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون امامونکے

برابر اس کام مین اور کوئی شامل نہین گویا اسبات پر اجماع امت اور اتفاق ہوگیا اور حضرات محدثین کا کام جمع کرنا حاشیون کا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین لکہا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسائل پوچہے گئے انہون نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم انمین کیا کہتے ہو ابو حنیفہ نے سبکے احکام بیان کئے اعمش نے کہا کہان سے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث فلانے اور فلان فلانے سے یون روایت کی ہے اور بہت سے حدیثین اسطرح سے بیان کئی اعمش نے کہا کہ جو مین نے سو دن مین حدیث کہی سو تمنے ایک ساعت مین بیان کئے مین نہین جانتا تہا کہ تمکو یہہ حدیث معلوم ہوگی اے گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور عطار یعنے دوا فروش ہین اور تو نے اسے شخص دونو طرفون کو لے لیا ہے اور اعمش جب حج کو چلے علی بن مسہر کو بہیجکر ابو حنیفہ سے مناسک حج کے لکہوا منگوایا اور اعمش سے ایک شخص نے مسئلہ پوچہا اونہون نے اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کیطرف اور کہا کہ اونکو لازم پکڑو کہ جب اونکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اوسکو آپسمین پہیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جراح کے آگے کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ اونکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس مین اور یحیی ابن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضیل سے زہد و ورع مین جسکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو یہہ لوگ حق کیطرف پہیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرح کی بات کہین وہ مثل انعام مین بلکہ اونسے بہی گمراہ تر عبد اللہ بن المبارک نے کہا کہ ابو حنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہم حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو سو
حدیث میں غالب آیا ہمپر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھنے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابو حنیفہ کی اور علامت بد مذہبی
کی بغض ابو حنیفہ ہے ابو حنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تہے ورنہ یہہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اونسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کئے اور نہ اور ونکے اتنے اصحاب وتلامیذ ہین اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت
بڑا تہا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ ومنسوخ کو خوب جانتے تہے اور ثقاۃ سے
حدیث طلب کیا کرتے تہے اور یہہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علمانے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا ہمنے
کوئی فقیہ نہ دیکہا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانیکے
تہے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ تہے ابی یحیی صمانی کہا کہ مین نے کسیکو ابو حنیفہ
سے بڑہکر نہ دیکہا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو پایا ابو حنیفہ کے ساتھ
ابو حنیفہ کو ہر باب مین افضل پایا یہہ تہوڑا کچہہ بطور نمونہ نقل کیا ہے اوس کتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے یہ معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصاً پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسماعیل
صاحب کے نقل کئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بھی صاحب کتاب دئیے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ من بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسماعیل صاحب شروع فرمائے وہ یہہ ہے جب شاہ عبدالعزیز
صاحب اپنے تمام ملوکات اورون کو ہبہ کیا مولوی اسماعیل صاحب گہبرائے
اور موی عبدالحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹہ کے مہررون
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہوکر دلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر
شہر و بمین پہیری شروع کی دربدر گہر بہ گہر قرآن و حدیث کے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگونکے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
فایدہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذور کے قبول کرنیمین کچہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
نبارس کا رزیڈنٹ اکنش برک نام کے مکانمین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونی سے
رزیڈنٹ بہی بہت خاطر داری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ یہ اسم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبدالحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ روپیہ
فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے درست ہوا
کچہ جواب پریشان دئیے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب کے
اون دونون صاحبون نے زبانی پر آنے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا خلاصہ وسکا کتاب سیف الجبار مین
تحریر ہے غرض اوسمین مقام قرب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصار اترک کیا گیا بالآخر یہہ مضمون سیف الجبار مین ہے کتاب التوحید
نجدیہ کی مراد آباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
ہاتہہ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے دس برس مین کی بڑی شہرت ہوی اور عوام الناس بہت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تحقیر انبیا اور اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف خلف
کی خوب جاری ہوتی وبند اراہل علم جہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلہ مین اکثرون کو اسطرف میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور ناواقفی کے فن سیرت وحدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدینصاحب کے اور علم وفضل
مین اونسے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست وگریبان ہوے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے رو سے تمہارے اوستادون نے لیکر صحابہ تک کوی
کفر وشرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوے لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کسے کچہہ سود مند نہ ہوی لاچار ہوکر
سب نے انکار وابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب
رفیع الدینصاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اونکے رد مین لکہے

نوبت بتکفیر نگرد پہنچا سے مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ اللہ خیرا
کہ علم وفضل مین مولوی اسمٰعیل وغیرہ کو اونسے کچھ نسبت نہین علوم عقلیہ ونقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ علوم مین یگانۂ عصر تھے حاصل کئے ہر طرح مولوی
اسمٰعیل کے رو برو رد وابطال کیا اور تفضیح کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ تحقیق
مین مولوی اسمٰعیل نے حرکت مذبوحی کچھہ جواب مین کی آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے
تحقیق الفتوی مین بکمال شرح وبسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکھا اور
اوسمین صورت مسئلہ اور استفتا اس امر کا قرار دیا کہ تقویۃ الایمان مین مولوی
اسمٰعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہین آیا استخفاف اور بے ادبی پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل ہے یا نہین اور شرعاً اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصاراً ترک کیا مگر جواب جو علما اوفت بہ ثبت مہر و دستخط
ادا کئے ہین اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف
منزلت وجاہ آن سرور و مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سایر
انبیاء و ملایکہ و اصفیاء و شیوخ و اولیاء اشتمال و دلالت دارد و قائل این کلام
لاطایل از روے شرع مبین بلاشبہ کافر بیدین است ہرگز مومن و مسلمان
نیست وحکم او شرعاً قتل و تکفیر است وہرکہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر و بیدین و نامسلمان و لعین است الا در
کفر و بیدینی کمترین است از کسیکہ این کلام ضلالت نظام را ثواب و مستحسن پندارد
و اعتقاد این کلام را از عقاید ضروریۂ دین شمارد و انکس در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و سائر انبیاء و ملائکہ و اولیاء را مستحسن داشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
و ہمچنان کسیکہ ظاہراً و باطناً پاسداری این قائل در ترویج مسائل وادار دو برائے

حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دور از کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بد دینی را بر احترام آن سید الانام علیہ تحیۃ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضاے بدبختی و شامت دریں اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد و اینہمہ کفر و زندقہ است والحاد اعاذنا اللہ من ذالک و از اثبات این مطالب در مقام انعم و ست داد فقطع دابر الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحال سواد ظلمت و کفر شکستہ و بیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الہدی مہرین اور دستخط اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک استفتاء مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل کے روز انتیسوین ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تہے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء و طلبہ خاص و عام خوص پر مجتمع ہوے جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا پیش کیا کہ اپنے مہر او سپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ مین کچھ نہین جانتا اوسنے کہا یہی لکھہ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوے اور مولوی عبد الحی وغیرہ کو مجمع علما مین واسطے مناظرہ
کے لائے مجمع ہاے شمار خاص و عام امیر و فقیر کا ہو گیا کوتوال بہی واسطے
بند و بست کے آپہونچا پہر مولوی عبد الحی نے فاضلون سے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو
کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تہے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے
سامنے آوے یہ سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے
آئے ہین کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسی نے کہا کہ تم ہمارے اوستادونکو برا
کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسی نے کہا یہ ایسے مسئلے بتاتے ہین کہ او
سے برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچہا وہ کیا ہے کہا کہ مثلا قبر کے بوسہ
کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اوسکے مباشر تہے مولوی عبد الحی نے انکار
کیا کسینے کہا کہ لکہدو تاکہ تمہارے اوپر جہوٹ باندہنے والونکی تکذیب ہو مولوی
عبد الحی کانپتے ہوے ہاتہ سے لکہدیا بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست مولوی رشید
الدینخانصاحب کے ہاتہ مین فتوی دیا گیا اور قریب مولوی عبد الحی کے آبیٹہے مولوی
عبد الحی نے نگاہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجہے آپکی خدمت مین دوستی تہی
برملا مجہے ذلیل کیتے ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے
ہین لوگون نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تم سے خلق کو وحشت
ہے ایسے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبد الحی انکو بہی پریشان باتین
کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہین کہ عبد العزیز کی راہ اور
جہنم ہے اوسیوقت گواہی سے یہ بات ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبد الحی
نے تبرا کیا آنکہ از طبقہ مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبد العزیز
کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی مین مین مثل تمہارے ہون طحاوی و کرخی کے برابر
جانتا ہون پہر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چندان مخالف جہوٹ تہا مولوی غنی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھہ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کر ذری دیر تشریف رہ گئے کہ جواب کی بہی فقط اس تحریر ضرور رہے مولوی صاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب لا اسے مردود
میرے ساتھ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب
لکہہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر آپ
فرمائین اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کر کچہہ نکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ رد جواب اوسکا لکہو گے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بناتے ہوئے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل اوٹھہ
بہاگ گئے اور چلتے ہوئے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبدالحی سے
پوچہہ گئے وہ جواب دیتے تہے ایسے کہ قدما دہی بہت خلاف نہ تہے تیرا ویں
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین بموجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرها واجر
من عمل علیها ومن سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی هذا ما لیس منه اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاها الله
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

غیر گمراہی ہوتا ہے اس سبب سے علماء نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب
و مندوب و مباح یعنے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے
کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا
سیئہ ہے اونہون نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے
مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کیسے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم کم ہو گیا
پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اسواسطے کہتا ہون کہ کل بدعة
ضلالة کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ
تحقیق مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے
مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منه البعض خانصاحب
نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور
ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت کے قبح بعض علما کا مذہب
ہے خانصاحب نے کہا یہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب
سے نہایت دور ہے کہ اونکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے
شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی
جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہ قول نووی کا
ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی
کی پیش کی گئی عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہی گئی
پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قائل معقول ہوے پہر اذان بعد
دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا ہون
کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس
دن مین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زاید نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہین تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پہر تو یہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنیٰ ادنیٰ آدمی سے قایل ہونے لگے اور اطراف و جوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جا بجا پہیل پڑین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمٰعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سبب اعتبار کا وہی نسبت خاندانی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچھہ
اعتبار نرہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے مسبوقے آگ اونکے فتنہ کی
تہنڈی ہوگئی اور سنئے دین والے بہی زبان دبا کر بات کرنے لگے اور توجیہہ
بات بنانے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اوس طریقہ سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروریکا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو وجہ
پیشہ واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواریکے
ساتھہ اہل علم کے مجلسو مین تقیہ سے گذار کرتے مولوی اسمٰعیل وغیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس
جملہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوے اور روپیہ جنس بہی جبکو
توفیق ہوی اوسقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھہ گئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکہہ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہہ رئیس کفرہ قوم سکہہ امیر المومنین کے ہاتھہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہیگا اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہہ کے بند ہوجاوینگے ملکہ یعنے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا افراد کفرہ سکہہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف

بہاگ گئے اور عار جہاد سے بہاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرا ہے اختیار
کئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے مگر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھ متوجہ پشاور ہوئی یہہ خبر سنتے ہی بہاگ کر راہ پنجتار کی لئے پنجتار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کئے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کئے اور عامل حاکم انکے
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کرادیا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو بیچاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بہی دریغ نکیا پاس حق ایماندار یکا جیسا چاہیے وہ بجالاے
در واقع مین افغانکی قوم دیندار بہین بڑے مضبوط ہین دینکے نام پر اونکو جان و دنیا
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسماعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکے آپ باہر ہو گئے مظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہ مہر یہہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہے تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہا اور فقہا پر لعن و طعن
و تشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکہ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافر دنے چاہئے ہمارے اوپر جاری کیا سکہ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

شروع کیا جائے چنانچہ عالمون اور سردارون کو بہیجا جو کہنا تہا کہا مگر مولوی
اسماعیل نے ایک ذرہ سا بہی نہ سنا آخر مسلمانون نے جتنے آدمی ہمراہی
مولوی اسماعیل کے جہان جہان متعین تہے اور علم و اجرا حکم دین جدید
مین مشغول تہے ایکمرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین آخر
روز سیاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے
احکام جاری کرنا اور لوگون کے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا
مناسب نہین ہے اب کام ہاتہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا اوسکا تدارک
نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہون پہر جو کچہ
مقدر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند
آدمیونکو کہ ہمراہ تہے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک
کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے
جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون
سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکہ تہے کوئی کہتا ہے پٹہان تہے اونمین
سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب ورے تہا اور وہ صدمہ
کہ بالیقین مظلوم مسلمانون کے ہاتہ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصاً پہر
بیان ہے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے
حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام
مولوی اسحاق اور تاویلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی
چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس
فرقہ وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبد الوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب
سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبد الوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اونکے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹہرانیکا اہل
اسلام کو اور پہر اونکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب
حاشیہ شامی مین اور بتفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور
ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلاً مسطور
ہے عبارت حاشیہ شامی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ بر باب البغاۃ
مین تحریر ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا
من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
فاستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکتہم
وخرب بلادہم وظفر عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا
کہ وہ عبدالوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہہ ہے کہ ۱۲۱۲ھ مین بر ہمی انتظام
سلطنت روم دیکھ کر خروج کیا اور اوس بنا پر سب مسلمانونکو مشرک ٹہرا
دیا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین
شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط
رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا ۱۲۳۳ھ
ہجری مین ہوگیا اور اونکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی
اوسکو مولوی اسماعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کرگویا اوسکا
ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویت الایمان اوسکا نام
رکھا کہ اوسکی رو سے اونکے اوستادونسے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے رو برو اور اونکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جا
تا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکھا ہے اعلم ان فی الاخذ
بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها مفسدة
كبيرة ونحن نبين ذالك بوجوه احدها ان الامة اجمعت على ان
يعتمدوا على السلف في معرفة الشريعة فالتابعون اعتمدوا في
ذالك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين
وهكذا في كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل
يدل على حسن ذالك لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا يستقيم بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولابد
في الاستنباط من ان يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج
من اقوالهم فيخرق الاجماع ويبني عليها ويستعين في ذالك
عن سبقه لان جميع الصناعات كالصرف والطب والشعر والحدادة
والتجارة والصباغة لم تتيسر لاحد الا بملازمة اهلها وغير ذالك
نادر بعيد لم يقع وان كان جائزا في العقل واذا تعين الاعتماد
على اقاويل السلف فلابد من ان يكون اقوالهم التي يعتمد
عليها مروية بالاسناد الصحيح مدونة في كتب مشهورة
وان يكون مخدومة ما يبين الراجح من محتملاتها وتخصيص
عمومها في بعض المواضع وتقييد مطلقها في بعض المواضع ويجمع
المختلف بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة كذا في
فتح المبين في مكائد غير المقلدين ترجمہ جان تو تحقیق کہ اختیار

کہ ہمین ان مذاہب اربعہ سکہ مصلحۂ عظیمہ ہے اور روگردانی مین اون مذاہب
سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونمین
وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت
شریعت مین پس تابعون اعتماد کیا اسبات مین صحابہ پر اور تبع تابعین نے
اعتماد کیا اسبات مین صحابہ پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر
ہر طبقہ مین اعتماد کیا علماء اون پر جو قبل ونکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی
پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل اور استنباط کے معلوم
نہین ہوتی اور استنباط مین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تا متحقق
کے اقوال سے باہر نہ آوے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر اپنا
اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگون سے جو سابق گذرے
ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طب اور شاعری اور آہن گری
اور نجاری اور صناعی کے سیکھنے واسطے آسان نہین ہوئی مگر ساتھ مصاحبت
اہل پیشہ کے اور سوا اسکے نادر اور بعید ہے اگرچہ عقل کے
نزدیک جایز ہے پھر جسوقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے
کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے
یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس
امر کے کہ بیان کرے اونکو جو کہ احتمالات سے اونکے راجح اور قوی ہووے
اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرنے او مختلف کو جمع کرے اور اونکے
احکام کے علتونکو جمع کرے وگرنہ ہرچند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا
اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہ چار مذہب
تفسیر احمدی مین لکہا ہے قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز

للائمة الاربعة وقال في الاشباه والنظائر تحت القاعدة الاولى
ما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف
غيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع فقد انعقد على عدم العمل
بمذهب مخالف للائمة الاربعة كذا في فتح المبين ترجمه تحقيق كه
اجماع واقع ہوا اسپر کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جایز ہے اور اشباہ مین ہے
تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموں کے ہو وہ مخالف اجماع ہے
اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح
کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل اوس مذہب پر جو مخالف ان چار
اماموں کے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکہا ہے فان اهل
السنة قد افترق بعد القرون الثلثة والاربعة على اربعة مذاهب ولم
يبق مذهب في فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد
الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم لا يجتمع امتي على الضلالة وقال
الله تعالى ومن يتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونصله
جهنم وساءت مصيرا فتح المبين ترجمه پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق
ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبون پر اور باقی نہین رہا فروع
مسائل مین سوا یہہ چار مذہبونکے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبونکے ہوا اور تحقیق
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر
جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے
اتباع کرے پہیر دینگے ہم اوس راہ جو اسنے پہیرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد ہے وہ دوزخ پہر نکی جاے ملا علی قاری لکہتے ہین
بل یجب حتمًا ان یعین مذھبا من ھذہ المذاھب اما مذھب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذھب مالک واما
مذھب ابی حنیفۃ وغیرھم ولیس لہ ان ینتقل من مذھب
الشافعی فی البعض مما یھواہ ومن مذھب غیرہ فی الباقی مما یہ تضاہ
لانا لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط الخروج عن الضبط وحاصلہ
یرجع الی نفی التکلیف لان مذھب الشافعی اذ قتضا تحریم
شئ ومذھب غیرہ اباحۃ ذالک الشئ بعینہ او علی العکس
بھوان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمۃ وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا بہ فیکون واجبًا لان مقدمۃ الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذھب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلیٰ ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلا مذہب شافعی مین ایک شئ حرام ہے اور وہی شئ
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سو غیر مقید بمذہب کبہی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبہی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے

اور یہہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعین مذہب واحد کی واجب ہو گئی کہ مقدمہ واجب کا بھی واجب ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوی علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب **فتح المبین** ہے اوسمین یہہ تحریر ہے وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد منهم لان المجتهد مفقود بعد لمائة الرابعة کما فی اذکار النووی حیث لم یوجد بعد هذا لتاریخ من تیکمل فیه شرط الاجتهاد ترجمہ بہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفاً عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چار سو ہجری کے جیسا کہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پاسئے جاوین اوس شخص مین شرایط اجتہاد کے مولوی احمد رضا خانصاحب تقریر و تقریظ متعلق کتاب **فتح المبین** مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری و مسلم ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث مضلة الا للفقهاء یہہ حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر فقہاے مجتہدین کو سمجہ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث سکے مالہ وما علیہ کو سمجھتے ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الٰہی سے وہی لوگ کماحقہ واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لایق ہے نہ مثل قوم نامبہ نجدیہ سکے ایک دو کتابین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجھنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا تحریر عربی عبارت کی تو جو ہنگہ کہان تپا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتوون مین احادیث سے جواب دیتے ہین اور ذرا بہی خیال نہین کرتے
کہ یہہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث مین کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہین پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہ کثیراً
کے ہوے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبدالوہاب نجدی ہین کہ یہہ لوگ
اونکے تابع ہین اور شمہ علم بہی اونکا یہہ لوگونکو حاصل نہین دیکہو جب اونہون
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چہوڑ کر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی مین
پر گئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہوگیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبدالوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو صنم اکبر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصاً قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داود ظاہری نے حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک ظرف مین پیشاب
کرکے کہڑے ہوی پانی مین ڈالے یا الگ جا سے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہہ کر پانی مین آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی مین کردے تو کچہ مضائقہ
نہین اوس پانی سے وضو جایز ہے اسواسطے کہ حدیث مین پیشاب
کرنا کہڑے ہوے پانی مین منع ہے اور یہہ سب صورتین جو اوسکے
سوا ہین جایز ہین پس ایسا عمل بالحدیث مضحکہ اطفال اور مصداق آیہ اللہ
یستہزئ بہم کا ہوا ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی ؛ ببری رونق مسلمانی ؛

ہمیشہ ہر گز ... [illegible]

پہر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو مخلف من یعدہم خلف پیدا ہوے بدعوی عمل بالحدیث طعام فاتحہ او راعراس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع پاے اوس طعام کو مطلقا حرام کہے اور اوسکو مشابہت دئے اون جانورو ے جو تہو نکے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع نہ پلئے و ہان در پردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیاپر حرام ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلاتحاشا احادیث ہانکنے لگے اور استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جسکا سرنہ پیر جیساکہ اس شہر مین قبل ایک زمانہ کے ایک صاحب اوسی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرمارہے تہے اثنا وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی انا خیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی نے ایسا علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کرون اور جسکو چاہون حلال کرون ایک اہل مجلس سنتے اونکی خدمت مین عرض کئے کہ حضرت کا ارشاد بابرکات سچہہ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسیقدر مبلغ علم سرفراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہین واقف نہین مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے ناتے کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہوونگے اور آپکے علم وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو یا نی حدیث دعوی ہمہ دانی اونکے سر مین سمایا تہا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نکون ساری اور شرمندگی کے کچہہ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہئے کہ یہہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سوا انکو علم حدیث کہان حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین
سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین
خصوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی
ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکہا ہے
مرقات شرح مشکوۃ مین ہے قال ابن حجر وتلمذ لہ کبار من
الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک
واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد
الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم
من اکابر السادات الصوفیہ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنی
کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابو حنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین
اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک
انتہی اور اونہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض
وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک
امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے
شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے
امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری
کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین سو امام اعظم کے
شاگرد ہوے انکے ہین شاگرد یہی ارشد!! بخاری شافعی مسلم نسائی
ترمذی احمد!! غرض کوئی محدث الا ماشاء اللہ ایسا نہین جسکو
امام ابو حنیفہ سے بلا واسطہ یا با واسطہ تلمذ حاصل نہو اسطرح عبد اللہ
بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بہی کہ یہ دونو بہی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری اور مسلم وغیرہما امام صاحب کے بالواسطہ تلمید رشید ہین اسیطرح امام ابویوسف کے امام احمد اور امام محمد اور یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہے ومن ہذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ واستدل لشیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتہم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاہد لہ وانتہی یعنے جسطرح ابوجعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ مین شمار کئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اثبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب لامذہبونکو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر خراب بار لفرین اور

پیگار کرین کذا فی فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکہا ہے
اما ھذہ الطبقۃ الذین ھم اھل الحدیث والاصر فان الاکثر
منھم انما کدّ ھمم فی الروایات وجمعھم الطرق وطلب الغریب
والشاذ من الحدیث الذی اکثرہ موضوع او مقلوب ولا یرا
عون المتون ولا یفھمون المعانی ولا یستنبطون سرھا ولا
یستخرجون رکازھا وفقھھا وربما عابوا الفقھاء وتناولوھم
بالطعن وادعوا علیھم مخالفۃ السنن ولا یعلموا انھم من
مبلغ ما اوتوہ من العلم قاصرون وبسوء القول فیھم آثمون
یعنے لیکن یہہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی
کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب
کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا
مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون
کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزانے
اور فقاہت اور بسا اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے
ہین اور اونپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے یہہ امر
کہ فقہا کو یہہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور
فقہا کے حق مین برے الفاظ کہنے سے گنہگار ہوتے ہین انتہی کذا فی
فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل
بست وششم مین لکہے ہین من یطلب الحدیث ولا یتفقہ کمن یجمع الادویۃ
ولا یدری بمنافعھا حتی یجی طبیب کما ان المحدث لا یعرف
وجہ حدیثہ حتی یجی الفقیہ انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہیں رکھتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو دوائین
جمع کرتا ہے اور اوسکے فواید نہیں جانتا یہانتک کہ طبیب آوے جبکہ جیسا
محدث وجہ حدیث کو نہیں جانتا یہانتک کہ فقیہ آوے کذا فی فتح المبین
یہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابا
اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے
امام زیلعی نے تبیین الحقائق مین لکہا ہے واذا اتفق الناس علی
ترک العمل بالحدیث المرفوع لا یجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فما
ظنک لفعل بعض الصحابۃ ترجمہ اور جسوقت متفق ہووین لوگ اوپر
چھوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جایز ہے عمل اوس حدیث مرفوع
پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل
بعض صحابا سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے
طحاوی نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وہذہ الطائفۃ
الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون
والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب
الاربعۃ فی ذالک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار یعنی یہ
گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور
شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس
زمانہ مین خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہان سے جو استفتاء
اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب
دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے
معلوم کیا چاہئے کہ استفتا تین سوالون مین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

طحاوی سے سہو کاتب معلوم ہوتا ہے یعنی دیکھنا چاہیے نقل نویسی کیا گیا نسخہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم سوال اول علماء اہل سنت و جماعت اس مسایل
مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابیین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے
اہل سنت و جماعت مین یا خارج ہے اونکے مثل اور فرقون ضالہ کے سوال
دوم اور ہم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو
اپنے مساجد مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہین
سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر
الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات
ظاہری اس ملک مین ائمہ اربعہ مین سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف
حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین
موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد
خیر العباد اور فاتحہ خوانی و عرس اولیاء اللہ کو شرک و بدعت کہنا اور
بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے
اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتھ باندھنا
اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا
مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی و خارجی وغیرہما کے اہل سنت و جماعت
سے خارج ہین چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور
مسائل تقلید نام و سند سے صفحہ کے بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہین تاکہ پھر
کسی منکر کو اونکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے
انتہی جیسا صاحب کتاب فتح المبین نے تقید نام کتب وہابیہ کے اور داخلہ
سند سے صفحہ اونکے اول مسائل اعتقادیہ اور شترہ مسائل عملیہ اونکے
نقل عبارات اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالی جزاء خیر دیوے مگر چونکہ
یہ مختصر ہے اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین سمجھتا
کہ اوسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئے جاتے ہین مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہ خداے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوسرے انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین بھول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرت کے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون اماموں کے اور چارون طریقوں کے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرح کا فیض
نہین محرر اوراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی نجاست متمکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کی حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو بلطائف الحیل رد کر دیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز نہین ہے دہم تاثیر اور اعمال سلب امراض اور افادہ توجہ عاصی
وتصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع
آئندہ و دیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف ارواح وتعویزات وطریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
ورد و مستغاث دلائل الخیرات و اوراد دوازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت اور خاطی صریح
کہتے ہین ۱۳ سیزدہم الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف
یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک ہمی سے لیکر انسان تک
اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اوسکو خاصہ اولیاء اللہ کا سمجھنا خطا ہے
۱۴ چہاردہم سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محمود اور شرعی
نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا ۱۵ پانزدہم اقتباس آیات
قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے
بزرگوارون کو جو کہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر
کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین
اول یہہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا
جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم یہہ کہ پیشاب سب جانورون
کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہہ سب پاک ہے سوم
مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا ہیجڑا چاندی کے بالیان کڑے
چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے
چہارم حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلامون پر اور آسودہ اور
تندرست کماؤ پر انتہی صاحب کتاب **فتح المبین** لکھتے ہین کہ اوسکا یہہ مطلب
ہوا کہ مصرف زکواۃ کے واسطے بیماری لازم ہے اگر فقیر تندرست
ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حال یہہ کہ غلط محض ہے پنجم سوتیلی
خالہ سے نکاح جائز ہونا ششم اکثر شب یا تہائی شب سے زیادہ عبادت
کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیاء
عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علی ہذ القیاس جواب سوال دوم ایسے
غیر مقلدونسے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت
اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعًا ممنوع اور باعث
خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث
اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا
جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ
امام کسی مفسد و مبطل صلوۃ کا مرتکب نہو اقتدا کرنا جایز ہے لیکن اب
معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ
اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوا
اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جایز نہین جیسا کہ
فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی
فلا باس اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنی شافعی کے
پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب نہو یعنے حنفیو نسے بغض و
عداوت نہ رکہتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جائز
نہوگی کہ یہ تو حنفیو نکے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا
کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑہکر ایک بات
اون لامذہبو نکے حق مین محدث نامی علامہ شامی نے حاشیہ ردالمحتار
مین لکہی ہے زمانیمین وہابی نجد یکے پیرو اور تابع مثل خارجیو نکے
ہین جنہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کرکے
اونکے لشکر سے خروج کیا تہا پس جب لامذہب مثل خارجیو نکے ٹہرے
اور خارجی مثل باغیو نکے ہوے تو جو حکم باغیو نکا ہے وہی حکم

لانہ ہونگا ظاہرا کما فی الہدایہ و لا یصلی علی بغات بل یکفنون و یدفنون
یعنی باغیوں کے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاسے صرف اونکو کفن دیکے دفن
کریں و حکم خروج عند جمہور الفقہا و المحدثین حکم البغاۃ و ذہب
بعض المحدثین الی کفرہم یعنی حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء
محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو اونکے کفر کے قائل
ہوے شامی صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین میں اس
فتوے پر ایک سو چودہ ۱۱۴ مہر ہے فہرست اجمالی اونکی تحریر کیجاتی ہے
مواہیر علماء حرمین شریفین ۱ مواہیر علماء فرنگی محل و لکہنؤ ۲ علماء کانپور ۳

۱۶ اسم ۱۲۰ اسم ۱۵ اسم

علماء بریلی و بداؤن ۴ علماء دیوبند و سہارنپور و منگلور ۵ علماء لاہور و امرتسر ۶

۱۹ اسم ۱۱۷ اسم ۱۶ اسم

علماء ہوگلی و کلکتہ ۷ علماء حیدرآباد و مدراس ۸ علماء مصطفےٰ آباد و رامپور ۹

۱۹ اسم ۱۱۵ اسم ۱۳۱ اسم

علماء شہر اندور ۱۰ علماء مقام لودہیانہ و دیوبند ۱۱ علماء دہلی و کانپور ۱۲ و

۱۶ اسم ۱۱ اسم ۱۴۹ اسم

ہر ہر شخص علماء میں سے بقدر اپنے وسعت علم و فضل کے بخوبی تصحیح
فتوی اور توصیف کتاب فرماکر اپنے مہریں یا دستخط ثبت کیے پس
اس فتوی پر جب اجماع امت ہوا یہ فتوی مثل نص قطعی کے ظاہر ا حق تعالی
صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوے کہ اونکی سعی اور کوشش تبلیغ سے
مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفاد اور
فیضیاب ہوے پس جو شخص خلاف میں ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے ہے اور جو لوگ اپنے تئین حامل بالسنة قرآن
قرار دیکر لوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی قلعی کہل گئی جاننا چاہیے کہ عادت
ان لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک وقت مین
ایکدم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے
ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجھتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایکبار اپنے
عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو
جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلاً ایک
عقیدہ اپنا سمجہاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور
اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے
ہین علیٰ ہذا القیاس پہر اگر ایک بہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی
مین تو سمجہ لینا چاہیے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک
مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسماعیل
اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ
جو مولوی اسماعیل اور مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان
صاحب سے بحضور پیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب
مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی
اسماعیل کے تحریر کیگئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین
جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجمع مذکورہ مین مندرج تہا معہ عنوان
فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی اربعہ از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ
معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کہ در حق مولوی محمد عبد الحی یکے از ہمراہیان
حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود و بعد صدق فتوی

فتوی مفتیان ممدوح بر استفسار گاه قرار در پیش گرفت و جان بسلامت برد
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبه سيد الانبياء والمرسلين
على آله واصحابه اجمعين اما بعد فماذا يقولون ايها القضاة اولى الفتوى
في الشريعة الغراء الحنفية والعلماء الراسخون في الملة السمحة
المحمدية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية في رجل مسلم
ظاهرا يدعي ان مقلد المذاهب الاربعة ايمانهم غير صحيح
وكلهم في النار وان الحنفي والشافعي كلهم كفار وان الهداية
وشرح الوقاية لصدر الشريعة فيها ضلالة وبطلانة ينبغي ان
يحرق في النار وقد اثبت هذه الدعاوي قبل اربع سنة
في المكة المعظمة فاخذ وحبس ثم استتيب فتاب وخلص
ومن دابه ان يتوب لسانا لا قلبا كما يقول اذا خاف رجل على
نفسه وماله يجب ان يتوب عن مذهبه لسانا دون القلب
كما في حالة الاكراه وعلى قوله هذا ايضا شاهد ولكن ثبت
لهم في الحال تركه المدعي فما حكمه توجروا وفقكم الله بما يحب
ويرضى واتاكم بما عنده الحسنى الجواب سبحانك
لا علم لنا الا ما علمتنا الظاهر ان القائل بان ايمان المقلد
غير صحيح وكلهم في النار يصير ضالا مضلا وساعيا في الارض
بالفساد وقد انعقد الاجماع على عدم الخروج عن المذاهب
الاربع لان المجتهد مفقود بعد الائمة الاربعة كما في اذكار النووي
وقوله ان الحنفي والشافعي كلهم في النار وكفار يدل على
انه خارج من جماعة اهل الاسلام وقد ورد في

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
في النار، ومقول في حق الهداية هي الهداية الى احكام الاسلام
وفي شرح الوقاية صدر اولي الاعلام فهذه هفوة تشير من زندقة
نعوذ بالله منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء كفر ففي
نظم الوهباني ولكن من يستحب كفر كذلك كلفظ الفقيه تصغير
قال في الحاوي القدسي من استخف بالنبي او نبي
من الانبياء يكفر وكذا من استخف بالعلماء العاملين ائمة
الدين وشريعة روي ان من قال لفقيه فقيه بالتصغير
على وجه التحقير يكفر في الواجب على الامام ان يحبس
هذا الشخص الخارج عن الاسلام حبسا مديدا حتى يتوب
او يموت وان رائي مصلحة في تعزيره اولا بان يشهر و
يركبه على الحمار ويديره في الاسواق ويضربه ضربا وجيعا
حتى يظهر صلاحيته والكلام في ذلك مطول وفيما اوردنا
كتبنا كفاية والله الهادي كتبه الفقير الى الله عمر شاه ابن السيد
البكري والافغانستاني المفتي بالمدينة المنورة جواب دوم از
مفتي شافعيان اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابه آمين يجب على ولاة الامر عزل النصا
بهم الذين تمنع بهم المفسدين اشتباه هذا الرجل عما
من الضلالات المودية الى العار والنار بئس القرار فان تقلده المذكور
متوصل بها الى الكفر فانه يلزم على قوله الحكم بتكفير الامة وتضليلها
التي حكم اصدق المصدوق بانها لا تجتمع امتي على الضلالة انتهى

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق بامثاله بما يراه
اولى الامر ومنع الناس من الاجتماع معه لئلا يوقع الناس
في الضلالة التي هو مرتكبها والله اعلم سبحانه كتبه الفقير
الى الله سبحانه محمد صالح بن الرئيس ابراهيم المفتي الشافعي
بمكة المكرمة - جواب سوم از مفتی مالکیان الحمد لله وما
توفيقي الا بالله يجب على ولاة الانام اعز الله بهم دين الاسلام
وقطع بسيف سطوتهم دابر اهل الزيغ والبهتان ان يذيقوا
الرجل المذكور العذاب بالضرب واطالة السجن باغلال حتى
يوجد منه الرجوع الى المثاب وما اخاله الا من الزنادقة الذين
اظهروا الاسلام واخفوا الكفر في الطويه لان المقالة المذكورة
الشنيعة لا يصدر من مسلم سرا او علانية لاشتمالها منابذة
قول خاتم النبوة والرسالة لن يجمع امتي على الضلالة ونسئل الله
عز وجل ان يحشرنا زمرة الاربعة الائمه الذين اجمعوا على السنة
والحق ان مقلدهم من المصلحين كتبه الفقير الى من ليس له
ثاني محمد بن محمد عربي البنسابي مفتي المالكية بالساحات المكية عفا الله
عنه وغفر بما يحب ويرضى في كل كلية وجزئية جواب چهارم از مفتی
حنبليان الحمد لله رب العالمين اللهم اهدنا للحق والصواب
ان كان الامر كذلك فيجب على ولاة الامور وفقهم وايانا لما يحب
ويرضى ان يزجروا هذا الرجل زجرا البليغ ويضرب الضرب الشنيع ويطيل
سجنه ويشهر حتى يموت لان لا يضل غيره لانه ضال مضل زنديق
والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الى الله سبحانه وتعالى محمد بن يحيى

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتوی چارون مذہب کے
مفتیون نے مکہ معظمہ سے حق مین مولوی عبدالحئی کے کہ وہ ایک ہمراہیون
حضرت سید صاحب کے تھے کہ انہون نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب
اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوی کے استفتا بہاگ گئے اور اپنی
جان کو بچالئے ترجمہ استفتاء الحمد للہ رب العالمین والصلوات
والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اے قاضیان ومفتیان شریعت اور راے علماے راسخین کیا فرماتے
ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعوی اور
مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے
اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما سبکے سب کافر
ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ
مین جلانے کے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ
مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس سے توبہ
ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید
سے خلاصی پایا اور اوسکے طرف سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان
سے کرنا واسطے مکر کا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچہہ
نقصان کا خوف کرے اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے
توبہ کرے دل سے مکر سے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول
پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس
دعوے کو اوسنے چہوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علماء
اور قضاۃ بیان کرو کہ حق تعالی تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی دیوے کہ جس سے خوش ہے اور انکو نیکی پہنچاوے جواب
سید ابوبکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سبکے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چار سو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا اور مقرر ہے یہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم وہبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکھے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علما ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

فقہہ براہ تحقیر کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو
جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکہے یہان تک کہ وہ مرے یا توبہ
کرے اور اگر مصلحت دیکہے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر
کہ سواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب
سخت مار مارے یہان تک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام
اس باب مین طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکہے ہین کافی ہے
اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح
مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے
ایسے اقوال گمراہے سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہہ کلام
اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت
محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہووے گی پہر اگر وہ توبہ کرے
تو توبہ اوسکی قبول کیے جاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے
جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب
سمجہے اور آدمیونکو اوسکے ساتہہ ہمنشینی سے منع کرے تا کہ اونکو وہ
گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم
محمد بن محمد عربی النبالی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ
حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مار نیکے ساتہہ اور
درازی قید طوق وزنجیر سے یہان تک وہ رجوع مذہب ثواب کے
طرف کرین اور نہین خیال کرتا ہون مگر وہ شخص اون زندیقونسے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور بہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان سے خواہ سرًا ہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اِس کلام سے چھوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہو گی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین اور حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن یحیی مفتی حنبلیان مکہ معظمہ اللهم اہدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور بمدت دراز قید رکہین اور شہر گردی کراوین یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ اور دوسرونکو کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے ۔ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ۔ یعنے تو ذکر کو امام ابو حنیفہ نعمان کے بار بار پڑہتا جا کہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو پلٹہا دیے خوشبوئی اوس سے نکلتی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب الاسما مین لکہا ہے کہا ابو نعیم نے کہ امام ابو حنیفہ اچھی صورت والے عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب ادا کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابو حنیفہ نے مین نے ابو جعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عینیہ نے
کہا کہ میری آنکھہ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکھا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تھے ایکدن ہم جامع مسجد مین تھے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا پہر سواے اونکے اور سب آدمی بہاگ
گئے اور اونہون نے سانپ کو چھوڑ دیا اور کچھہ نکیا اور اپنی جاے
پر بیٹھے رہے اور بن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین ۱۵۰ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹھہ گیا امر امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتھہ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک نے روایت ہے کہ انہون نے کہا مینے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکھا کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوے
اونسے سوال کرتے تہے اور فایدہ اوٹھاتے تھے اور نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبہی کہ اونسے فقہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہو اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بہ نسبت ابو حنیفہ کے اور نہ اوس سے اچھی نماز پڑہنے والے ایسے اور نضر بن شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقہ سے بیخبر تہے یہان تک کہ ہوشیار کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شہر کے جو نہ پہنچا ذہن اونکا او ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت ہے کہ تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع سے روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا پس کسیکو اوسنے زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہ کی سوال کیجاتی تو مثل دریا کے بہتے اور سفیان بن عینہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑہنے والا نظر مین نہین آیا اور زافر بن سلمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین رات گذارتے اوسمین قرآن ختم کرتے اور اسد ابن عمر سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑہے اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز سنائی دیتی تہی یہان تک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہ وفات پائے ساتھ ہزار بار پڑہا ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد مین گیا پس دیکہا مین نے ایک شخص کو نماز پڑہتے ہوے پس اچہی معلوم ہوی مجھکو قرأت اوسکی پس پڑہی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع کریگا پہر تہائی قرآن پڑہا پہر نصف پڑہا پہر ایسا ہی وہ شخص پڑہتا رہا یہان تک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکہا مین نے تو

امام ابو حنیفہ ہین اور زائدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ
کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجکو انہون
نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے
دریافت کرونگا پس کہڑے ہوئے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ
اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا وقنا عذاب السموم
پس اسی آیت کو دوہرلتے رہے یہان تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان
کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ
موعدھم والساعۃ اد ھی وامر پس بار بار اوسیکو پڑہتے تہے
اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا
پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے
کہانا رکہا جاتا اپنے سے دوچند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے
یہہ روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شئی پر
اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر پڑہین
برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس
التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہائیون پر اور بغداد
کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا
اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج
اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جوڑہ جاتے

پہر اونہین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوایج مین صرف کرو اور نہ تعریف
کرو مگر اللہ تعالی کی اسواسطے کہ مین نے تمکو اپنے مال سے کچھہ نہین دیا ہے
اللہ تعالی تمہارے واسطے میرے ہاتھہ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین
کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے
امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کئے جاتے مگر اوسکو وہ
پورا کرا تے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے
کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابو حنیفہ غیبت سے بہت بعید
رہتے ہین مین نے اونکو نہین سنا کہ کبہی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے
ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شخص مسلط نہین
کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون
نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی
اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت
کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر
تہے ایک کا نام اوسنے ابوبکر اور دوسریکا نام عمر رکہا تہا پس ایک
نے اوسکو پیر سے روند کر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دے گئی
فرمایا دیکہو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکہا تو جیسا
اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت
ہے کہا انہون نے امام ابو حنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول
نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رویا کرتے
اور اونکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام
شافعی بغداد مین داخل ہوے اور امام ابو حنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑھے اونمین رفع یدین نکیا اور ایک روایت مین
آیا کہ دو رکعتین صبح کے تہین اونمین قنوت نہ پڑہا پس کہا گیا اونسے فرمایا
بسبب ادب اس امام کے یہ کہ نہ ظاہر کرون مین مخالفت اونکے روبرو
اونکی اور شاگردی اختیار کیا اونسے بڑے مشایخ ائمہ مجتہدین اور علماء
راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ جنکی جلالت اور علم اور تقدم اور
زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور
مثل امام مسعود بن کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب
عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اور
شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا تھا وہا پیش کی گئی اونسے اعراض کیا جب
منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطبہ کے ہاتھ سے
امام ابو حنیفہ کے پاس بہیجا تو امام اوسکو رد نہین کر سکے اپنے فرزند حماد کو
وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کر دینا پس اونہون نے ویسا
ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بڑے
مضبوط تہے اور نہین مشغول ہوے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت
کرنے مین مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے خواب
مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا
تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہ امر انپر واجب ہے
در دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب
اوسکا اور پہیل گیا اور بہت ہوے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا
ہوے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور
عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستفع

ہوسے وہ ساتھ لکہنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے
منقول اور معقول مذہب کے یہانتک کہ بحمد اللہ ہو گیا مذہب اونکا
محکم قواعد اور ارکان قواعد مین اور تائید کرتا ہے اس بابت کو بیان
کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغر سنی
مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کئے پس
امام ابو حنیفہ جو کچھہ دئیے گئے اسی دعا کی برکت سے دئیے گئے اور
اونکے کمال تقوی سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ
مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقا ترک کیا یہانتک کہ اوسکی
موت کا اعلام ہوا اور جو شخص کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس سے
حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ
جسکے ساحل کا پتا نہین اونہو عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح
ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شئ نے آپکو اس عبادت پر قوی
کیا اونہون نے کہا کہ مینے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جسکا
مجموع دو آیتو مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورہ فتح تک اور
دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورہ
عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا
چاہئے کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہی
پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو حکم تمکو کتاب اللہ سے دئیے جائے تو اوسپر
عمل کرو سمجہا اوسکے ترک کرنے مین عذر نہین پہنچتا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کرو اگر سنت نہو تو جو میرے اصحاب کہین
اوسکی پیروی کرو گے ہدایت پاو گے امام ابو یوسف نے کہا کہ
مین نے نہین دیکہا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا
امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجہہ سے زیادہ تہے علم حدیث مین اور
امام ابو حنیفہ نے وہ کام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تہے اور
باوجود او سکے کہ حاسدین اونکے بہت تہے اور یہہ سنت اللہ کی
ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور بسبب
وقت قیاسات مذہب اونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام
ابو حنیفہ کے کلام کو دیکہا کرتے یہان تک کہ اونکے بہانجے امام
طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال
کر کے مذہب حنفی اختیار کیا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین خصوصا
علی ولدہ الشریف غوث الاعظم و بارک وسلم تمت الکتاب
فی ثالث عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف و ثلثمائۃ سنہ ١٣٠٥
و خمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات